الشافی

321

ظفر شمیم پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

327

مجدد کی نشانی

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ
لاہور پاکستان

مرتّبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مدینہ پبلشنگ کمپنی

ایم اے جناح روڈ ــــ کراچی پاکستان

Marfat.com

52858

کتاب ـــــــــــ محبت کی نشانی

مؤلف ـــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کاتب ـــــــــــ شاہ محمد چشتی نظامی انصاری، محمود پورہ قصور

ناشر ـــــــــــ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

مطبع ـــــــــــ مشہور آفسٹ پریس، کراچی

اشاعت ـــــــــــ اوّل

طباعت ـــــــــــ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء

تعداد ـــــــــــ دو ہزار

صفحات ـــــــــــ ۱۰۴

قیمت ـــــــــــ

ـــــــــــ ملنے کا پتا ـــــــــــ

مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ

کراچی (پاکستان)

Marfat.com

321

انتساب

- ــــــــــ ان متوالوں کے نام
- ــــــــــ ان جانثاروں کے نام
- ــــــــــ ان فداکاروں کے نام
- ــــــــــ جو اس جانِ جاں کی لگن میں دو جہاں سے بے نیازانہ گزر گئے

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

Marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
باسمہٖ تعالیٰ

محبت کی نشانی

یہ عطائے ربانی، یہ محبت کی نشانی تمہارے دم کے ساتھ ہے ——

وہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہے مگر تم نہیں رکھتے —— اپنی جفا دیکھو اور اس کی وفا دیکھو! —— اگر تم رکھنے لگو اور وہ رہنے لگے تو پھر چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر آن اور ہر گھڑی اللہ کی رحمتیں تمہارے ساتھ ہوں —— زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ ہو جو ثواب و رحمت سے محروم ہو —— وہ رفیقِ زندگی، زندگی بھر کی ساتھی ہے ——

ہاں اس نشانی کو سینے سے لگاؤ کہ یہ اس جانِ جاں کی نشانی ہے جس نے افکار و اعمال کے حسین چہرے دکھا کر محرومِ جمال کو، جمال آشنا کیا —— ہاں جمالِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنے چہرے سجاؤ —— ایک وقت آنا ہے، دنیا سے جانا ہے ——

قبر میں جب وہ تمہارے سامنے ہوں گے اور تم ان کے سامنے، کہیں وہ یہ نہ

Marfat.com

پوچھ لیں کہ ہم نے کیا کہا تھا اور تم نے کیا کیا ؟ ——— تو ایسا کچھ کر کے چلو کہ جب وہ سامنے ہوں، دلِ مضطر شرمسار نہ ہو ——— مَحبّت بلا رہی ہے ——— مَحبّت کی پکار سنو! ——— آؤ مَحبّت کے چراغ روشن کر دو اور خود چراغِ مَحبّت بن کر عالم کو روشن کر دو ——— تمہاری ایک ایک ادا میں وہ جانِ جاں جلوہ گر ہو اور تم اس کی جلوہ گاہ ——— !

——— احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ ———

Marfat.com

جھلکیاں

۱

۱۱ — ۱۹

محبّت اور تاثیرِ محبّت ــــــ کششِ محبّت ــــــ محبّتِ رسول
اطاعتِ رسول ــــــ مقامِ رسول ــــــ غیرتِ رسول

۲

۲۰ — ۲۸

تخلیقِ انسان ــــــ تقاضائے فطرت ــــــ اقوامِ قدیمہ ــــــ
آیاتِ کریمہ ــــــ تعمیرِ خالق ــــــ تعمیرِ انسان ــــــ
حفاظت اور اطاعت ــــــ

۳

۲۹ — ۳۲

عملِ رسول ــــــ روایتِ عمر ــــــ روایتِ علی ــــــ روایتِ ابوہریرہ
روایتِ ہند بن ہالہ ــــــ روایتِ انس ــــــ روایتِ جابر بن سمرہ ــــ (رضی اللہ عنہم)

Marfat.com

۴

۳۳ ۳۸

ارشادِ رسول اور مشرکین ـــــ ارشادِ رسول اور مجوس
ارشادِ رسول اور یہود ـــــ فرمانِ الٰہی ـــــ

۵

۳۹ ۴۰

سُنّتِ رسول اور دیگر منافع ومقاصد ـــــ روحانی ـــــ جمالیاتی
ـــــ تمدُّنی ـــــ معاشرتی ـــــ اقتصادی ـــــ تہذیبی
ـــــ طبعی وطبّی ـــــ

۶

۴۱ ۴۷

فطرت کے باغی اسلام کی نظر میں ـــــ مَردنما عورتیں، عورت نما مرد
ـــــ عورتوں کے مردانہ لباس ـــــ مَردوں کے زنانہ لباس
ـــــ مردانی عورت کی رضائے الٰہی سے محرومی ـــــ عورت نمامَرد
اور مَردنما عورت پر صبح وشام قہرِ خداوندی ـــــ

٧

٤٨ ٥٦

سنّتِ رسول اور یہود و نصاریٰ و مجوس ——— سنّتِ رسول اور کفار و مشرکین
ابلیس کا چیلنج ——— ابلیس کے اطاعت شعار ———
قرآن کی وعید ——— قرآن کی بشارت و خوشخبری ———

٨

٥٧ ٥٨

سنّتِ رسول سے گریز و فرار ——— علماء و اُمراء و فقراء ———
صحبتِ امراء و بربادیٔ علماء ——— خواہشِ نام و نمود و بربادیٔ فقراء ———
علماء سے بیزاری اور امراء کی بربادی ———

٩

٥٩ ٦٠

سنّتِ رسول اور فرشتوں کی قسم ——— سنّتِ رسول اور فرشتوں کی تسبیح
——— سنّتِ رسول اور شریح قاضی ——— سنّتِ رسول اور احنف بن قیس

Marfat.com

۱۰

۶۱ ۶۴

مذہبِ حنفیہ اور سنّتِ رسول ـــــ مذہبِ شافعیہ اور سنتِ رسول
ـــــ مذہبِ مالکیہ اور سنتِ رسول ـــــ مذہبِ حنبلیہ اور سنتِ رسول

۱۱

۶۵ ۸۰

بقدرِ ظرف ـــــ پیمانۂ سنت ـــــ عملِ رسول ـــــ عملِ صحابہ ـــــ
عملِ تابعین ـــــ عملِ تبع تابعین ـــــ عملِ صلحائے امّت ـــــ
نیتِ مومنین اور سنتِ رسول ـــــ مونچھوں کی تراش خراش ـــــ

۱۲

۸۱ ۸۵

سنتِ رسول اور رواج ـــــ سنتِ رسول اور اہلِ عرب ـــــ
جرمِ محبّت و جرمِ شریعت ـــــ ایذائے رسول ـــــ بیزاریٔ رسول ـــــ

۱۳

۸۶ ۹۲

دیدارِ رسول ـــــ انجام و آغازِ حیات ـــــ دولتِ حیات ـــــ

Marfat.com

رضائے خدا و رسول ـــــ اِحیاءِ سنت ـــــ تیرِ محبّت ـــــ

۱۴

۹۳ ۹۵

ہنودِ ہند اور فاروقِ اعظم ـــــ کرامتِ فاروقی ـــــ تاثیرِ محبّت ـــــ جانثاریٔ ہنود ـــــ اطاعتِ رسول اور مسلمان ـــــ بیداری اور اعلانِ بیداری ـــــ نعرۂ مستانہ ـــــ

ماخذ و مراجع

۹۹ ـــــ ۱۰۱

اختتامیہ

۱۰۲ ـــــ ۱۰۴

Marfat.com

۱

محبت حیرت انگیز اثر رکھتی ہے ــــــ اور جب وہ انسان کے فکر وشعور پر چھا جاتی ہے تو محبوب کے سوا کچھ نظر نہیں آتا ؎

آئی جو اُن کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقشِ ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

محبّت کی نظر محبوب پر رہتی ہے ــــــ وہ دیکھتی ہے کہ محبوب کیا کہہ رہا ہے! ــــــ محبوب کیا کر رہا ہے! ــــــ جو وہ کہتا اور کرتا ہے۔ یہ بھی وہی کہتی اور کرتی چلی جاتی ہے ــــــ اس کے دل میں کوئی وسوسہ نہیں آتا ــــــ تمام اندیشوں سے پاک مردانہ وار آگے بڑھتی ہے ؎

حیات کیا ہے؟ خیال ونظر کی مجذوبی
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں

چشمِ عالَم نے ایسے حیرت ناک مناظر دیکھے ہیں ــــــ یہ محبت ہی کی جلوہ گری تھی کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے آگ کو آگ نہ سمجھا ــــــ یہ محبت ہی کی کرشمہ سازی تھی کہ اسمٰعیل (علیہ السلام) نے جان کو جان نہ سمجھا ــــــ عقل کہتی ہے یہ کیا ہو گیا؟ ــــــ محبت

Marfat.com

کہتی ہے، یہی ہونا چاہئے تھا، ہاں ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

جس طرح کششِ ثقل سے نظامِ عالم برقرار ہے اسی طرح محبت کی کشش سے عالمِ انسانیت قائم و دائم ہے ——— مثالی معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ قلب و نظر کا ایک اور صرف ایک مرکز ہو ——— وہی ایک جس کی نظیر نہیں ——— وہی ایک جس کی مثال نہیں ——— ماضی میں، نہ حال میں اور نہ مستقبل میں ——— جو اس ایک سے وابستہ ہو گیا، وہ دَر دَر کی ٹھوکروں سے آزاد ہو گیا ——— یہ وہی تو ایک ہے کہ جب دنیا والے اس کو ٹھکرا رہے تھے تو اُس کا مولیٰ اس کو آفتابِ عالم تاب بنا رہا تھا ——— ہاں وہ افقِ عالم سے آفتابِ ہدایت بن کر اُبھرا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے عالم پر چھا گیا اور آن کی آن میں گرتی ہوئی قوم کو اس بلندی پر لے گیا کہ سارے عالم نے اس کو اُبھرتے، جبڑھتے اور سرفراز ہوتے دیکھا ——— ہمارے دلوں میں وہی تھا ——— مگر اب کیا ہو گیا ——— ؟ خلوت خانۂ دل میں سب ہی ہیں مگر وہ نہیں ——— تو آؤ خانۂ دل کو صاف کریں اور اس کو بسائیں جو بسانے کے قابل ہے ——— یہ وہی ہے جس کی خوشبو سے دو عالم کی فضائیں مہکتی تھیں ——— یہ وہی ہے جس نے ڈوبتی دنیا کو سہارا دیا ——— یہ وہی ہے جس نے اندھیروں میں اجالا کیا ———

Marfat.com

یہ وہی ہے جس نے جاں بلب انسانیت کو زندگی بخشی ——— یہ وہی ہے جس نے وحشیوں کو جینا سکھایا اور غلاموں کو جہاں آرا و جہاں بان بنایا ——— یہ وہی ہے جس نے خود کچھ نہ رکھا، سب کچھ لُٹا دیا ——— جس نے ہماری آسائش کے لئے اپنا آرام تک تج دیا ——— ہاں یہ محبوب دل لگانے ہی کے قابل ہے ——— پیروی و اطاعت ہی کے لائق ہے ——— جانثاری اور فداکاری ہی کے سزاوار ہے ؎

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باُو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

سنو! سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے! :-

(ل) قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ [1]

"آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ التوبہ، ۲۴

Marfat.com

اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے
من بھاتے مکان ——— اگر یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے
رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی
ہوں تو پھر راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم نافذ کرے
اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا "

بلاشبہ محبتِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جانِ ایمان ہے
——— اور اطاعت اس محبت کا عملی مظہر ہے جس کے متعلق قرآنِ
کریم میں ارشاد ہوتا ہے :-

(ب) اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ [1]

" فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو "

(ج) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ [2]

" جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی "

(د) مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ق وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ
فَانْتَھُوْا ج [3]

" یہ رسول جو تمہیں دے، لے لو اور جس سے منع کرے، بچتے رہو "

ہاں بے شک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اللہ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۵۹
[2] ایضاً " ، ۸۰
[3] ایضاً ، سورۃ الحشر ، ۷

Marfat.com

اطاعت ہے، اسی لئے آپ نے جلالِ رسالت میں فرمایا :-

(ا) اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ [1]

" سن لو مجھے قرآن عطا ہوا ہے اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل ــــــ خبردار! کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا یہ کہے گا کہ یہی قرآن لئے رہو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو، جو حرام پاؤ، اسے حرام سمجھو' حالانکہ جو چیز اللہ کے رسول نے حرام کی ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے اللہ نے حرام کی ہو "

(ب) اَیَحْسَبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَظُنُّ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئًا اِلَّا مَا فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ اِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَہَیْتُ عَنْ اَشْیَاءَ اِنَّہَا کَمِثْلِ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَکْثَرُ [2]

---

[1] (ا) الترمذی، الامام الحافظ محمد بن عیسیٰ : الجامع الصحیح ، ج ۲ ، ص ۳۸۱

(ب) امام عبداللہ محمد بن یزید ربعی ابن ماجہ قزوینی : سنن ابن ماجہ ، ص ۲

[2] ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی : سنن ابو داؤد ، ج ۲ ، ص ۱۶۵

Marfat.com

"کیا تم میں سے کوئی تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے
کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہوئی ہیں؟
سن لو! خدا کی قسم میں نے حکم دئے، نصیحتیں کیں اور بہت چیزوں
سے منع کیا کہ وہ قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کے برابر بلکہ ان
سے زیادہ ہیں۔"

ان کو ایک آن پسند نہیں کہ ان کے چاہنے والے ان سے صرفِ نظر کرلیں اور دوسروں کی چاہت کا دم بھریں ——— دیکھو وہ کیا فرما رہے ہیں:۔

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ [۱]

"جو میرے قدم بقدم نہیں چلتا وہ میرا ہے ہی نہیں"

غور کرو اور سوچو کہ جو ان کا نہیں تو پھر اس کا کہاں ٹھکانہ؟ اللہ بھی اس سے خفا۔ باباطاہر عریاں نے کیسی درد بھری رباعی کہی ہے! ——— وہ کہتا ہے ؎

خدایا! وا کیاں شم وا کیاں شم ۔۔۔ بایں بے دست و پائی وا کیاں شم
ہمہ از در برانند وا تو آیم ۔۔۔ تو ہم کز در برانی وا کیاں شم [۲]

"خدایا! میں کہاں جاؤں، میں کہاں جاؤں! ہائے اس

---

[۱] (ا) احمد بن شعیب بن علی، السنن النسائی، (مطبوعہ کراچی)، ج ۲، ص ۶۸

(ب) قاضی عیاض بن موسیٰ، الشفاء، (مطبوعہ ملتان)، ج ۲، ص ۱۴

[۲] باباطاہر، دوبیتی نامہ (مرتبہ پروفیسر حضور احمد سلیم)، (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء)، ص ۹۲

Marfat.com

بے دست و پائی میں کہاں جاؤں؟ سب، دَر سے ٹھکراتے ہیں تو تیرے پاس آتا ہوں، تو نے بھی اگر ٹھکرا دیا تو بتا پھر کہاں جاؤں؟"

وہ بڑا غیور تھا ——— محبت اور غیرت کا چولی دامن کا ساتھ ہے ——— ہاں وہ بہت ہی غیور تھا ——— وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے چاہنے والے اس کی روش کو چھوڑ دیں اور پھر بھی اس کی محبت کا دَم بھریں ——— دیکھو دیکھو! مدینہ منورہ میں ایک صحابی عبید بن خالد (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) چلے جا رہے ہیں ——— تہبند بندھا ہے اور ٹخنوں سے نیچے ڈھلک رہا ہے ——— اچانک پیچھے سے آواز آتی ہے :-

اِرْفَعْ اِزَارَکَ فَاِنَّہٗ اَتْقٰی وَاَبْقٰی [1]

"تہبند اونچا کرو، اس میں پرہیز گاری بھی ہے اور پائیداری بھی"

مُڑ کر جو دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں ——— وہ اپنے رفیقوں پر بڑے کریم تھے، اسی کرم پر نظر رکھتے ہوئے عبید بن خالد نے عرض کیا :-

"یہ تہبند سفید اور سیاہ دھاری دار ایک چادر ہی تو ہے"

عبید بن خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی یہ بات پسند نہ آئی ——— جلالِ رسالت میں فرمایا :-

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذی للامام ابی عیسیٰ الترمذی، (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء) ، ص ۹

Marfat.com

اَمَا لَکَ فِی اُسْوَۃٌ [1]

"کیا میری روش میں تیرے لئے نمونہ نہیں؟"

فضا میں ایک لرزش سی پیدا ہوئی ——— یہ الفاظ کیا ارشاد ہوئے، بجلی سی کوند گئی۔

اللہ اکبر! عشّاق کی ایک ایک ادا کی نگرانی تھی! ——— کوئی ایسا محبوب دکھائے تو سہی! ——— ہر عاشق، محبوب کی بے اعتنائی کا شکوہ کرتا نظر آتا ہے ——— مگر یہاں حریمِ جاناں میں توجہ سے کوئی محروم نہیں ——— سب کو نواز رہے ہیں ——— سب فیضیاب ہو رہے ہیں ۔

نگاہِ ناز کے پیہم اشارہ ہائے لطیف
شکستِ شیشۂ دل، بار بار، کیا کہنا!

محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ عاشق، محبوب کے رنگِ طبع کو دیکھے ——— جو وہ کرے، وہی کرتا چلا جائے ——— صحابہ کی مقدس جماعت نے یہی کیا اور وہ پایا جو ہزار جانکاہی اور جانفشانی کے بعد بھی ہم نہیں پا سکتے ——— ہماری محبت کو ہمہ وقت عقل ڈستی رہتی ہے کہ کریں تو کیا کریں؟ ——— یہی کیوں کریں، وہ کیوں نہ کریں؟ ——— چلیں تو کس طرف چلیں؟ ——— اسی طرف کیوں چلیں، اس طرف کیوں نہ چلیں؟

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی ۔ انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذی ، ص ۹

مجازی عاشقوں کا حال آپ نے دیکھا ہو گا —— اپنے معشوقوں
کے اشاروں پر چلتے رہتے ہیں —— جو کہتا ہے، کرتے چلے جاتے
یں —— اسی کا رنگ ڈھنگ اپناتے ہیں —— جس راہ پر وہ
رتا ہے، چلتے چلے جاتے ہیں —— یہ ان محبوبوں کی اطاعت کا حال
ہے جو بے وفا ہو سکتے ہیں، جو ظالم ہو سکتے ہیں، جو جفا شعار ہو سکتے ہیں
—— تو وہ محبوب سب محبوبوں سے زیادہ اطاعت کا مستحق ہے
رؤف و رحیم ہے —— اگر باطل محبوبوں کے اشاروں پر چلا جا سکتا
ہے تو اس سچے محبوب کے اشاروں پر کیوں نہیں چلا جا سکتا؟ ——
لِ سلیم جواب دے! —— دلِ دردمند جواب دے!

Marfat.com

۲

ہم کچھ نہ تھے، اس کے کرم نے سب کچھ بنا دیا ؎

بپذیم ما گر تو باز ستانی متاعِ خویش
دارد دو عالم از تو کثیر و قلیل را

ذرا اس پیدا کرنے والے سے اپنی پیدائش کی داستان تو سنو!

۱۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ۝ [1]

"بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا"

۲۔ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ۝ [2]

"پھر ہم نے اسے پانی کی ایک بوند بنا کر ایک محفوظ مقام (رحمِ مادر) میں رکھا"

۳۔ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً [3]

"پھر ہم نے اس بوند کو خونِ بستہ بنایا"

۴۔ فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً [4]

---

[1] القرآن الحکیم : سورۃ المؤمنون ، ۱۲

[2] ایضاً : ۱۳

[3] ایضاً : ۱۴

[4] ایضاً : ۱۴

Marfat.com

"پھر ہم نے اس خونِ بستہ کو پارۂ گوشت بنایا"

۵۔ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا ؎۱

"پھر ہم نے اس پارۂ گوشت سے ہڈیاں بنائیں"

۶۔ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ؎۲

"پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا"

۷۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط ؎۳

"پھر ہم نے اسے اور ہی شکل وصورت میں اٹھان دی" (اور کیا سے کیا بنا دیا)

اللہ اکبر! ـــــ ہم کہاں سے چلے اور کہاں پہنچے! ـــــ
خاک کو اکسیر بنا دیا گیا ـــــ ذرے کو آفتاب بنا دیا گیا ـــــ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؎۴ ـــــ اللہ بڑی برکت والا اور سب سے بہتر بنانے والا ہے ـــــ بیشک اس نے انسان کو سب سے بہترین ساخت میں بنایا ـــــ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ

؎۱ تا ؎۳ القرآن الحکیم ، سورۃ المؤمنون ، ۱۴

نوٹ :۔ ان مرحلوں کے بعد کچھ مرحلے اور ہیں جن کا یوں ذکر کیا گیا ہے :۔

۱) ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ o (المؤمنون ، ۱۵) "پھر یقیناً تم ان مرحلوں سے گزر کر مرنے والے ہو"

۲) ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ o (ایضاً ، ۱۶) "پھر تمہیں بلا شبہ روزِ قیامت (قبروں سے) اٹھایا جائیگا" مسعود

؎۴ ایضاً : ۱۴

Marfat.com

اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ[1] ـــــــ صرف ایک وجود بے بود ہی نہیں بنایا ـــــــ وہ تو مُصَوِّر ہے ـــــــ ھُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ[2] ـــــــ وہ اللہ ہی ہے جو بناتا بھی ہے، پیدا بھی کرتا ہے اور خط و خال سے چہروں کو سنوارتا بھی ہے ـــــــ ہاں بہترین خط و خال بنائے ـــــــ کرم بالائے کرم ـــــــ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ صَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ ج وَاِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ[3] ـــــــ اس نے آسمان زمین بنائے اور سچائی کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر بنائی، پس کتنے اچھے خط و خال بنائے! ـــــــ فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡہَا[4] ـــــــ

اب جب اس نے اپنے کرمِ خاص سے ہم کو بنایا، پیدا کیا اور اچھی اچھی صورتیں دیں تو کیا ہم کو یہی سزاوار ہے کہ ہم ان صورتوں کو بگاڑتے چلے جائیں؟ اور اس حال میں بگاڑتے چلے جائیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہے ـــــــ ھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ[5] ـــــــ وہ ہماری رگِ

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ التین، ۴

[2] ایضاً ، سورۃ الحشر، ۲۴

[3] ایضاً ، سورۃ التغابن، ۳

[4] ایضاً ، سورۃ الروم، ۳۰

[5] ایضاً ، سورۃ المجادلہ، ۷

52858

Marfat.com

جاں سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے ــــ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ [1]

داڑھی رکھنا نئی چیز نہیں، داڑھی منڈانا نئی چیز ہے ــــ قدیم قومیں داڑھی رکھتی چلی آئی ہیں ــــ چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

(ا) عَشَرَةٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ــــ [2]

" دینِ فطرت میں دس چیزیں ہیں، لبیں تراشنا اور داڑھی بڑھانا"

ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں :-

(ب) فَسُبْحٰنَهٗ مَا اَسْخَفَ عُقُوْلُ قَوْمٍ طَوَّلُوا الشَّارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى عَكْسَ مَا عَلَيْهِ فِطْرَةُ جَمِيْعِ الْاُمَمِ قَدْ بَدَّلُوْا فِطْرَتَهُمْ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ [3]

" سبحان اللہ! ان لوگوں کی عقل کس قدر بے مایہ ہے جنہوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں ــــ پچھلی

---

[1] القرآن الحکیم : سورۃ قٓ ، ۱۶

[2] النسائی، احمد بن شعیب بن علی ، السنن النسائی ، ج ۲ ، ص ۲۰۴ (مطبوعہ کراچی)

[3] بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی ، شرح صحیح البخاری (بحوالہ احمد رضا خاں ، لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ ، لاہور ، ص ۳۳)

Marfat.com

قوموں کی جو فطرت ہے، انہوں نے اس کے بالکل برعکس کیا، اپنی فطرت و خلقت ہی بدل دی، خدا کی پناہ!"

فطری ودیعتیں اللہ تعالےٰ کی نشانیاں ہیں چنانچہ قرآنِ پاک میں نوعِ انسانی میں رنگوں کے اختلاف اور زبانوں کے اختلاف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیا ہے[۱] ——— داڑھی فطری ودلیعت اور اللہ تعالےٰ کی نشانی ہے، اسی لئے فرمایا :-

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ[۲]

"اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں نہ مٹاؤ"

شعائر اللہ کا یہ احترام ہی تھا جس نے حضرتِ ہارون علیہ السلام کو مجبور کیا کہ وہ اپنے بھائی حضرتِ موسےٰ علیہ السلام سے یہ فرمائیں :-

يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ[۳]

"اے میرے ماں جائے میری داڑھی تو نہ پکڑو"

تو قرآنی آیات اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ داڑھی کوئی نئی چیز نہیں، تمام انبیاء علیہم السلام کی امتیں داڑھی رکھتی چلی آئی ہیں، اسلام دینِ فطرت ہے اور ہر نبی نے اسی دینِ فطرت کا پرچار کیا، دینِ فطرت میں کوئی بات غیر فطری

---

[۱] القرآن الحکیم، سورۃ الروم، ۲۲

[۲] ایضاً، مائدہ، ۲

[۳] ایضاً، طٰہٰ، ۹۴

Marfat.com

ہو ہی نہیں سکتی بلکہ یہ تو ان باتوں کو مٹانے کے لئے آیا ہے جو فطرت کے تقاضوں کے خلاف ہیں اور ان باتوں کو قائم کرنے کے لیے جو عینِ فطرت ہیں۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے :-

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ [1]

" اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کے ذکر سے لوگوں کو روکا اور ان کو اجاڑنے کی کوشش کی "

اب ذرا غور فرمائیں :-

(ل) مساجد انسان کی تعمیر ہیں،

(ب) مساجد کا مقصدِ وحید، ذکرِ الٰہی ہے،

(ج) مساجد عظمتِ اسلام کی نشانی ہیں،

اب مزید غور فرمائیں :-

(ل) داڑھی اللہ کی تعمیر ہے،

(ب) داڑھی کا مقصدِ وحید اتباعِ خدا و رسول ہے جو ذکر کی جان ہے،

(ج) داڑھی اسلام کی نشانی ہے اور اس سے شوکتِ اسلام کا اظہار ہوتا ہے،

تو اب یہ حقیقت قابلِ توجہ ہے کہ جو مسجد انسان کی تعمیر تھی، مقام

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ البقرہ ، ۱۱۴

Marfat.com

ذکرالٰہی اور شعارِ عظمتِ اسلام ہونے کی وجہ سے اس کے اجاڑنے والے کو معاشرے کا ظالم ترین انسان قرار دیا گیا ——— تو جو داڑھی اللہ کی بنائی ہوئی ہو، سراپا ذکرِ الٰہی اور عظمتِ اسلام کی نشانی ہو۔ اللہ و رسول کے حکم کے خلاف اس کا اجاڑنے والا اللہ و رسول کی نظر میں کیا ہوگا؟

شعائرِ اسلام کی بات تو بہت اونچی ہے ——— اللہ و رسول نے تو ان چیزوں کو مٹنے کی ممانعت فرمائی ہے جن سے انسان کے دنیوی نظام وابستہ ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکِ شام جانے والی فوج کو جو ہدایات جاری فرمائیں، ان میں یہ ہدایات بھی تھیں :-

(ا) کھجور یا کوئی دوسرا درخت نہ کاٹنا،

(ب) نہ کوئی عمارت مسمار کرنا [1]

ڈاکٹر ہنز کریوز نے لکھا ہے :-

"جس طرح دشمن کے یرغمالی سپاہیوں کو قتل کرنے کی ممانعت ہے اسی طرح غیر ضروری تباہی اور غارت گری کی بھی ممانعت ہے" [2]

درختوں کو کاٹنے اور عمارتوں کو مسمار کرنے کی اس لئے ممانعت فرمائی کہ اس سے انسانی معیشت اور معاشرت متاثر ہوتی ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے جو مذہب انسان کے دنیوی امور میں اتنا حساس ہے، وہ اس کے دینی امور میں

---

[1] عبدالقیوم ندوی : خطباتِ نبوی ، (مطبوعہ لاہور) ، ص ۱۸۶

[2] ڈاکٹر ہنز کریوز : دی فاؤنڈیشن آف انٹرنیشنل اسلامک جیورسپروڈنس، (مطبوعہ کراچی) ، ص ۱۷

Marfat.com

کتنا حساس ہوگا !

لیکن یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ اصل چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی ہے —— اگر وہ مٹانے کا حکم دیں گے تو جس چیز کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگائی گئی تھی، وہ فوراً مٹادی جائے گی —— جب مساجد کی حفاظت اور تکریم و عزت کا حکم ملا تو یہی کیا گیا اور جب مسجدِ ضرار کے متعلق یہ حکم ملا :-

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا

وَّ تَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ —— لَا تَقُمْ

فِیْهِ اَبَدًا [1]

" اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نافرمانی، پھوٹ ڈالنے

اور مسلمانوں کے دل جدا کرنے کے لئے مسجد بنوائی ——

ہاں اس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا "

چنانچہ یہ مسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ڈھادی گئی اور اس کی جگہ شہر کا کوڑا ڈالا جانے لگا ——

اسی طرح جب درختوں کی حفاظت کا حکم ہوا تو حفاظت کی گئی اور جب کاٹنے کا حکم دیا گیا تو درخت کاٹ کر پھینک دئے گئے ——

چنانچہ بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزیں ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ التوبہ ، ۱۰۷، ۱۰۸

Marfat.com

ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا اور ایسا ہی کیا گیا [1]

تو اصل مدعا اللہ و رسول کے احکام کی پیروی ہے ——— جب وہ حفاظت کا حکم دیں گے تو معمولی سے معمولی چیز کی حفاظت کی جائیگی اور جب وہ مٹانے کا حکم دیں گے تو بڑی سے بڑی چیز قربان کر دیجائیگی ———

کیا آپ نے نہ دیکھا کہ جس جان کی حفاظت فرض ہے وہ اسکے حکم پر میدانِ جنگ میں کس طرح خوشی خوشی دے دی جاتی ہے؟ ———

بیشک جو جان نافرمانی میں ضائع کی گئی اس کے لئے جہنم ہی جہنم ہے ——— اور جو جان فرمانبرداری اور اطاعت شعاری میں دی گئی اس کیلئے جنت ہی جنت ہے۔

اللہ و رسول کے احکام ایسے نہیں جن میں ان کا نفع ہو ———

نہیں نہیں حکم دینے والے بے نیاز ہیں ——— ایک عطا کرنیوالا ہے، دوسرا تقسیم کرنیوالا ہے ——— اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي [2]

——— ان کے ہر حکم میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے ——— اللہ و رسول کا کوئی فائدہ نہیں ——— مگر بتانے والوں نے اس طرح بنایا کہ جیسے وہ بے نیاز، نیاز مند ہے ——— نفس کا حال یہ ہے کہ اسی وقت رغبت ہوتی ہے، جب اپنا فائدہ نظر آتا ہے ——— نفس کے اس چلن سے ابلیس نے فائدہ اٹھایا اور بندگانِ خدا کو امیدیں دلا دلا کر خوب گمراہ کیا ——— اور اللہ کی طرف جانے والے، ابلیس کی طرف جانے لگے ——— انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ الحشر، ۵

[2] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل۔ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۶

۳

محدثینِ کرام نے اوراقِ احادیث میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا کو محفوظ کر کے کتبِ احادیث کو محفلِ جاناں بنا دیا —— اب عالم یہ ہے، یوں معلوم ہوتا ہے ع

یہ چل رہے ہیں، وہ پھر رہے ہیں، یہ آ رہے ہیں، وہ جا رہے ہیں

دل تو یہ چاہتا ہے کہ ایک ایک ادا معلوم کی جائے —— پھر ہر ہر ادا پر جان نچھاور کی جائے —— حضرتِ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسی محبت کی بات فرمائی —— فرماتے ہیں :-

وَاَنَا اَشْتَهِیْ اَنْ یَصِفَ لِیْ مِنْهَا شَیْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ [1]

"اور مجھے بڑا شوق تھا کہ (ماموں جان) مجھ سے نانا جان کا سراپا بیان کریں اور پھر میں ان کی ہر ہر ادا کو اپنا لوں ——"

تو آیئے اس محفل کی طرف چلیں اور دیدار سے مشرف ہونے والوں سے سراپائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کریں —— اور یہ پوچھیں کہ کیا چہرۂ انور

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ (مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) ص ۲۱

Marfat.com

پر ریش مبارک تھی؟

(ا) حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں! گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ۱

(ب) حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ۲

(ج) وہی فرماتے ہیں :-

"ہاں بھرواں داڑھی تھی! (عَظِیْمُ اللِّحْیَۃِ) ۳

(د) حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ۴

(ھ) حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ۵

(و) اور ایک جگہ فرماتے ہیں :-

وَکَانَتْ لِحْیَتُہٗ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ ھٰھُنَا اِلٰی ھٰھُنَا،

---

۱ عیاض بن موسےٰ، القاضی ابوالفضل : الشفار ، ۱ج ، ص ۳۸

۲ ایضاً ، ص ۳۸

۳ البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی : شعب الایمان، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، مطبوعہ لاہور) ، ص ۱۹

۴ احمد رضا خاں : لمعۃ الضحیٰ - (۱۳۱۵ھ) ، ص ۱۸

۵ ایضاً : ص ۱۹

Marfat.com

وَ اَمَرَّ یَدَیْہِ عَلٰی عَارِضَیْہِ [1]

(پھر اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیر کر بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔"

(ش) حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ [2]

"رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال بڑی کثرت سے تھے"

(ح) حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

یُکْثِرُ دُھْنَ رَاْسِہٖ وَ تَسْرِیْحَ لِحْیَتِہٖ [3]

"سر اقدس میں تیل ڈالتے اور بسا اوقات ریش مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے"

(ط) آپ ہی کا ارشاد ہے :۔

اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ جَالِسَانِ نَحْوَ الْمِنْبَرِ اِذْ طَلَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ

---

[1] احمد رضا خاں : لمعۃ الضحیٰ ، ص ۱۹

[2] القشیری، ابوالحسین عساکر الدین مسلم بن حجاج : صحیح مسلم ، ج ۲ ، ص ۲۵۹

[3] محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ ، ص ۶۰

Marfat.com

بَعۡضِ بُیُوۡتِ نِسَآئِہٖ یَمۡسَحُ لِحۡیَتَہٗ ۱؎

" حضرتِ ابوبکر اور عمر مسجدِ نبوی میں منبر کے قریب بیٹھے تھے کہ اچانک حضورِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے دولت کدے سے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر تشریف لائے "

آپ نے دیکھا، ہر دیکھنے والے نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر داڑھی کی بہاریں دیکھی ہیں ——— بار بار دیکھی ہیں اور بار بار بتایا ہے کہ اب شک و شبہہ کی کوئی گنجائش نہ رہی ——— ع

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

۱؎ محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ ، ص ۱۰۷۰ء

Marfat.com

۴

مُصلحینِ عالم کا یہ دستور رہا ہے کہ اپنے پیروکاروں سے ان باتوں کی امید رکھتے ہیں جو خود نہیں کرتے، یا کرتے تو ہیں مگر اس قدر نہیں جس قدر امید رکھتے ہیں ——— اسی لئے قرآن نے کہا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ " تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے؟ ———

مگر وہ دوجہاں کا تاجدار اور دوعالم کا مصلح (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شان سے جلوہ گر ہوتا ہے کہ پہلے خود کرتا ہے، پھر اپنے جانثاروں سے کہتا ہے ——— جتنی ان سے امید رکھتا ہے، اس سے زیادہ خود کرکے دکھاتا ہے ——— تو یہ تو آپ دیکھ چکے کہ اس نے کیا کیا؟ آئیے اب یہ دیکھیں کہ اس نے (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے فداکاروں سے کیا کہا :-

(ا) خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحْيَةَ [۱]

---

[۱] (ا) صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۵

(ب) صحیح مسلم : ج ۱ ، ص ۱۲۹

Marfat.com

" مشرکین کے خلاف کرو، مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھی خوب بڑھاؤ۔"

(ب) اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى [۱]

" مونچھیں مٹاؤ، داڑھیاں بڑھاؤ "

(ج) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى [۲]

" مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ دو "

(د) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰى [۳]

" بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ دو "

(ھ) جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ [۴]

" مونچھیں کترو، داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کے خلاف کرو۔"

---

[۱] صحیح بخاری : ج۲ ، ص ۸۷۵

[۲] ابوداؤد شریف : ج۲ ، ص ۱۲۲

[۳] (ا) صحیح مسلم : ج۱ ، ص ۱۲۹
(ب) ترمذی شریف : ص ، ۳۹۴

[۴] (ا) الطحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد الحنفی : شرح معانی الآثار ، ج۲ ، ص ۲۷۸
(ب) امام احمد بن حنبل : مسند احمد (بحوالہ لمعۃ الضحٰی ، ص ۲۷)

(و) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ[۱]

"مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ، یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ ——— !"

(ز) قُصُّوْا سِبَالَکُمْ وَوَفِّرُوْا عَثَانِیْنَکُمْ وَخَالِفُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ ——— ![۲]

"مونچھیں کترو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ ——— اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے خلاف کرو"

(ح) اَوْفُوا اللُّحٰی وَقُصُّوا الشَّوَارِبَ[۳]

"داڑھیاں پوری کرو اور مونچھیں ترشواؤ!"

(ط) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی[۴]

"مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ!"

(ی) لٰکِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِیْ وَاُعْفِیَ لِحْیَتِیْ[۵]

"مگر مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اپنی مونچھیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں"

---

[۱] شرح معانی الآثار : ج۲ ، ص ۲۷۸

[۲] مسند احمد (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[۳] ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی : طبرانی کبیر (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[۴] ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی : شعب الایمان ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[۵] ابن سعد : الطبقات الکبریٰ ، (مطبوعہ بیروت)

Marfat.com

(ک) اِنَّہٗ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰی [1]

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کتروانے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم فرمایا ہے"

(ل) وَفِّرُوْا اللُّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ [2]

"داڑھیاں خوب بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ"

(س) رَبِّیْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْیَتِیْ وَقَصِّ شَوَارِبِیْ [3]

"میرے پروردگار نے مجھے اپنی داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کی کتنی تاکید فرمائی ہے —— اور تاکیدِ شدید کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ فرمایا جا رہا ہے :-

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ

"میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے"

اللہ اکبر! —— اس حکم کی عظمت اور اہمیت پر تو غور کرو —— شہنشاہِ مطلق، سردارِ انبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دے رہا ہے اور

---

[1] صحیح مسلم : ج ۱ ، ص ۱۲۹

[2] صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۵

[3] ابن سعد : الطبقات الکبریٰ ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۹)

آپ کس اہتمام سے اس کا ذکر فرما رہے ہیں! ——— اور ہم کو حکم دے رہے ہیں ——— تو یہ حکم کوئی معمولی حکم نہیں ——— یہ سنت کوئی معمولی سنت نہیں ——— یہ وجوب سے گزر کر فرضیت کی سرحدوں میں داخل ہو رہی ہے ——— یہ رب کا حکم ہے ——— یہ ہمارے آقا و مولی تاجدارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ———

تم نے اگر یہ حکم نہ مانا تو دیکھنا کہیں وہ نگاہیں تم سے نہ پھر جائیں جو جانِ زندگی ہیں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

دیکھو دیکھو! شاہِ ایران کے حکم سے گورنر یمن باذان کے دو افسر دربارِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضر ہیں اور رعب نبوت سے کانپ رہے ہیں ——— سنو سنو! دیکھنے والے کیا کہہ رہے ہیں:-

اِنَّہُمَا دَخَلَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَا قَدْ حَلَقَا لُحَاھُمَا وَاَعْفَیَا شَوَارِبَہُمَا فَکَرِہَ النَّظْرَ اِلَیْہِمَا وَقَالَ وَیْلَکُمَا مَنْ اَمَرَکُمَا بِھٰذَا؟ قَالَا رَبُّنَا، یَعْنِیَانِ کِسْرٰی ——— فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لٰکِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْیَتِیْ وَقَصِّ شَوَارِبِیْ [1]

---

[1] الطبقات الکبرٰی، (بحوالہ لمعۃ الضحٰی، ص ۲۹)

Marfat.com

"یہ دونوں جب بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے ہوئے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے — سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے دیکھنے میں بھی کراہیت محسوس ہوئی — آپ نے دریافت فرمایا، تم دونوں برباد ہو آخر تمہیں ایسا کرنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ — وہ بولے، ہمارے پروردگار نے، (اس سے ان کی مراد شاہِ ایران کسریٰ تھا) پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر مجھے تو میرے پروردگار نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں ترشوانے کا حکم فرمایا ہے۔"

غور کرو! آتش پرستوں کی داڑھی منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کراہت آئی، تو جب اس حالت میں ہم کو دیکھیں گے تو چہرۂ انور نہ پھیر لیں گے؟

Marfat.com

۵

داڑھی کا بنیادی مقصد تو اطاعتِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہی ہے لیکن اگر دوسرے پہلوؤں پر بھی نظر ڈالی جائے تو بہت سے ذیلی مقاصد و منافع سامنے آتے ہیں، گو یہ مقصودِ حقیقی نہیں۔

مثلاً روحانی لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا عمل ہے جس کو امتِ مسلمہ نے چودہ سو سال سے سینے سے لگا رکھا ہے، اس عمل کا سلسلہ حضرتِ آدم علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے تو اس عظیم سلسلے کے تصور ہی سے روح میں بالیدگی اور تازگی پیدا ہوتی ہے اور رفعت کا ایک احساس کروٹ لیتا ہے جو قومی ترقی کے لئے تریاق و اکسیر ہے ——— جمالیاتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ایک نیا زاویہ نظر آتا ہے، جمال کا تعلق بقاء سے ہے، فنا سے نہیں تو جس نے بقاء کی طرف قدم بڑھایا تو اس نے جمالِ حقیقی کی قدر پہچانی ——— فناء میں وہ لذت نہیں جو بقاء میں ہے ——— اور جمیل وہی ہے جو جمال کی قدر کرے ——— تمدنی لحاظ سے دیکھا جائے تو داڑھی سے قومی تشخص قائم رہتا ہے، گردشِ زمانہ کے ساتھ ساتھ تاریخی عمل جو اپنا کام کرتا رہتا ہے، اس عمل کے دائرے سے باخبر اور حساس ملت سرخروئی سے نکل جاتی ہے اور صدیاں گزر جانے کے باوجود اس کا ملّی تشخص باقی رہتا ہے ——— معاشرتی نقطۂ نظر

Marfat.com

سے دیکھا جائے تو داڑھی سے چلنے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں، ہمارا وجود دوسروں کی نظروں میں مبہم نہیں رہتا، ہم چھپے نہیں رہتے، ہم عالم آشکار ہو جاتے ہیں ——— ہم ہر جگہ جانے پہچانے جاتے ہیں ——— اقتصادی زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو داڑھی رکھنے سے بہت سا وقت اور روپیہ پیسہ بچ جاتا ہے جو بے فائدہ ضائع ہوتا ہے ——— ہر دانا و بینا انسان وقت اور پیسہ خرچ کر کے کچھ پاتا ہے مگر یہاں پاتا نہیں بلکہ کھوتا ہے ——— تہذیبی لحاظ سے دیکھا جائے تو داڑھی رکھنے سے انسان خود بخود شائستہ بن جاتا ہے، کوئی ایسی حرکت نہیں کر پاتا جو شائستگی کے خلاف ہو، اگر کوئی ایسی ویسی بات کرتا ہے تو اس کا ضمیر خود اس کو ملامت کرتا ہے اور ٹوکنے والے بھی برملا ٹوک دیتے ہیں، ہر شخص اس سے نیک توقعات رکھتا ہے اس لئے وہ خود کو لئے دئے رہتا ہے ——— طبعی و طبی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو داڑھی مردانگی و رجولیت کو باقی رکھتی ہے ——— ماہرین کا خیال ہے کہ اگر سات نسلوں تک داڑھیاں صاف ہوتی رہیں تو آٹھویں نسل کے مرد، مرد نہیں رہیں گے ——— اگر ایسا ہوا تو وہ روز بد نوعِ انسانی کے لئے ایک المیہ ہوگا ———

یہ تمام فوائد و منافع اپنی جگہ مگر اطاعت و بندگی کی بہاروں کے سامنے ہر بہار ہیچ ہے ——— جب داڑھی رکھو تو اسی نسبت سے رکھو کہ یہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت کی نشانی ہے ———

Marfat.com

۶

اسلام دینِ فطرت ہے ـــــ اس کو ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں جو فطرت کے خلاف ہوں ـــــ عقائد میں کیا ـــــ عبادات میں کیا ـــــ معاملات میں کیا ـــــ معاشرت میں کیا ـــــ اخلاق میں کیا ـــــ زندگی کے ہر شعبے میں فطرت کے تقاضوں کو سامنے رکھا گیا ہے ـــــ تو جب داڑھی کا حکم دیا گیا تو وہاں بھی حسنِ فطرت اور تقاضائے فطرت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا اور وہی بات کہی گئی جو عینِ فطرت ہے ـــــ اور جو عینِ فطرت ہے وہ عینِ انصاف ہے ـــــ

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى [1]

اور یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ احادیثِ شریفہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہودیوں، عیسائیوں اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو ـــــ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ ـــــ

تہذیب و تمدن میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں ـــــ عین ممکن تھا کہ ایسا انقلاب آجاتا کہ جس روش پر مسلمان چل رہے تھے،

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ المائدہ، ۸

Marfat.com

یہود و نصاریٰ اور مجوسی چلنے لگتے ــــــ مگر نہیں، صدیاں بیت گئیں، ایسا انقلاب نہ آنا تھا، نہ آیا ــــــ اس سے معلوم ہوا کہ دینِ فطرت کی ہر بات، فطرت کے مطابق ہے جو بدلتی نہیں ــــــ ایک حالت پر رہتی ہے ــــــ یہ بھی ممکن تھا کہ یہودی و عیسائی اور آتش پرست مونچھیں پست کرنے لگتے اور داڑھیاں بڑھانے لگتے ــــــ مگر آجتک ان لوگوں میں کوئی ایسی صورت نظر نہ آئی ــــــ اگر داڑھیاں بڑھی ہوئی ملیں گی تو ساتھ ہی مونچھیں بھی بڑھی ہوئی ملیں گی ــــــ وہ دینِ فطرت کی روش کو نہیں اپنا سکتے کہ ان کے مزاج کی اٹھان غیر فطری ہے ــــــ دینِ فطرت کی باتیں وہی قبول کرے گا جو فطرت کی ڈگر پر آجائے گا۔

بلاشبہ اسلام نہیں چاہتا کہ معاشرے میں کوئی بھی مسلمان فطرت کے خلاف بغاوت کرے ــــــ اس کو ایسی بغاوتیں اچھی نہیں لگتیں جو ہمارے لئے اچھی نہیں ــــــ وہ اپنی ذات سے تو بے نیاز ہے ــــــ اس کو جو کچھ اچھا لگتا ہے، ہمارے ہی لئے اچھا لگتا ہے ــــــ اور جو کچھ بُرا لگتا ہے، ہمارے ہی لئے بُرا لگتا ہے ــــــ اس کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے قربان! سبحان اللہ! ــــــ

تو آیئے دیکھیں، تقاضائے فطرت کی روشنی میں اسلام ہم سے ہمارے لئے کیا چاہتا ہے ــــــ اور ہمارے آقا و مولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) فطرت سے آمادۂ پیکار ہونے والوں کے لئے کیا فرمارہے ہیں ــــــ سنو سنو! وہ کیا فرمارہے ہیں :-

Marfat.com

(ا) لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ [۱]

"اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع اختیار کریں"

(ب) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْھُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمْ [۲]

"رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال دو"

(ج) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَۃَ الْمَرْاَۃِ وَالْمَرْاَۃَ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ [۳]

---

[۱] (ا) صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۴

(ب) ترمذی شریف : ، ص ۳۹۶

(ج) نسائی شریف : (بحوالہ لمعۃ الضحٰے ، ص ۴۱)

(د) ابوداؤد شریف : ، ص ۱۱۴

[۲] بخاری شریف : ج ۲ ، ص ۸۷۴

[۳] نسائی شریف : (بحوالہ لمعۃ الضحٰے ، ص ۴۲)

Marfat.com

"رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا پہناوا پہنے۔"

(د) لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ [۱]

"عورتوں میں وہ عورت ہم میں سے نہیں جو مردوں جیسی بنے اور نہ مردوں میں سے وہ مرد ہم سے ہے جو عورتوں جیسا بنے۔"

(ھ) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثِي الرِّجَالِ الَّذِيْنَ يَتَشَبَّهُوْنَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [۲]

"رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ان زنانے مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی صورت بنائیں اور ان مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردانی شکل بنائیں۔"

(و) ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ وَالْمُرَجِّلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ [۳]

---

[۱] احمد بن حنبل : مسند ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۲)

[۲] ایضاً

[۳] ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی : طبرانی کبیر ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۳)

Marfat.com

"تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے، دیّوث اور مردانی عورت اور شراب کا دھنی"

(ب) ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَیْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَالدَّیُّوْثُ [1]

"تین شخصوں پر اللہ تعالےٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان، مردوں کی وضع بنانیوالی مردانی عورت اور دیّوث"

(ج) اَرْبَعَةٌ یُصْبِحُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ یُمْسُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [2]

" یہ چار اشخاص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں، شام کریں تو اللہ کے غضب میں ——— زنانی وضع اختیار کرنیوالے مرد اور مردانی وضع اختیار کرنیوالی عورت ——— الخ"

اور وہ چار شخص جن پر اللہ تعالےٰ عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور فرشتے آمین کہتے ہیں ——— ان چار شخصوں میں دو یہ ہیں

---

[1] نسائی شریف (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۴۳)

[2] البیہقی، احمد بن حسین بن علی، شعب الایمان (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۴۳)

Marfat.com

(ط) رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهٗ وَ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ وَامْرَاَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ اُنْثٰی فَتَذَكَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [1]

"وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور مادہ بنے، عورتوں کی وضع اختیار کرے اور وہ عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے اور مردانی وضع اختیار کرے"

ان تمام احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو پسند نہیں کہ انسان فطرت کے خلاف کوئی روش اختیار کرے، خواہ وہ حقیقی ہو یا مجازی ——— اگر اس نے ایسا کیا تو وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہے ——— اگر دیکھا جائے تو داڑھی مونڈنا بھی ایک طرح مجازی طور پر اپنے آپ کو عورتوں کی مثل بنانا ہے ——— تو پھر کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ ساری حدیثیں ہمارے افکار و اعمال کی نشاندہی کر رہی ہوں؟

ایک حدیث سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تمام احادیث ہمارے فکر و عمل کی غمّاز ہیں ——— اس حدیث شریف میں بالوں کی غیر فطری تراش و خراش کرنے والے کو بھی رحمتِ الٰہی سے محروم قرار دیا ہے ——— سنئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرما رہے ہیں :-

---

[1] طبرانی شریف ۔ (بحوالہ لمعۃ الضحٰی ، ص ۴۴)

Marfat.com

مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ [1]

"جو اپنے بالوں کو صورت سے بے صورت بنا دے، اللہ عزوجل کے ہاں اس کا کچھ حصہ نہیں"

یہاں پر ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے، شریعت اسلامی میں مسلم یا غیر مسلم مقتول کا مُثلہ بنانا یعنی ہاتھ پیر اور ناک، کان کا ٹنا اور صورت سے بے صورت کرنا حرام ہے، تو اگر مقتول کے داڑھی ہو تو اس کا مونڈنا بھی شرعاً حرام ہوگا کہ یہ عمل مُثلہ بنانے کے حکم میں ہے، احترام انسانیت اور تقاضائے فطرت کے پاس و لحاظ کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی؟

---

[1] طبرانی کبیر ، (بحوالہ لمعۃ الضحٰی ، ص ۴۰)

Marfat.com

۷

پچھلے اوراق میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ داڑھی مونڈنا اللہ کے حکم کے خلاف ہے ——— حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل وارشاد کے خلاف ہے ——— اور فطرتِ سلیمہ کے خلاف ہے ——— اور ایک بات اور توجہ کے قابل ہے کہ داڑھی مونڈنا شیوۂ اغیار ہے ——— آج تو یہ حقیقت ہمارے سامنے ہے، کسی دلیل وحجت کی ضرورت نہیں ——— لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی یہی حال تھا جو اب حال ہے ——— ذرا ان تاریخی شواہد کو ملاحظہ فرمائیں :-

(ا) ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ اِنَّهُمْ يُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ وَيَحْلِقُوْنَ لِحَاهُمْ فَخَالِفُوْهُمْ [1]

"رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے آتش پرستوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں

---

[1] (ا) شعب الایمان ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)
(ب) طبرانی کبیر ، (ایضاً ، ص ۲۸)

مونڈتے ہیں، تم ان کے خلاف کرو۔"

(ب) اَلْاَخْذُ مِنَ اللِّحْيَةِ وَهِيَ دُوْنَ الْقُبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ وَاَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ الْمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ وَالْيَهُوْدِ وَالْهُنُوْدِ وَبَعْضِ اَجْنَاسِ الْاِفْرَنْجِ الخ[1]

"جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو پھر اس میں سے مزید کچھ لینا، جس طرح بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں، کسی کے نزدیک پسندیدہ نہیں اور پوری داڑھی مونڈ دینا تو یہ ایرانی آتش پرستوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا شیوہ ہے۔"

(ج) قَصُّ اللِّحْيَةِ كَانَ مِنْ صَنِيْعِ الْاَعَاجِمِ وَهُوَ الْيَوْمَ شِعَارُ كَثِيْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَالْاِفْرَنْجِ وَالْهُنُوْدِ وَمَنْ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّيْنِ الخ[2]

"داڑھی مونڈنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت سے کافروں کا شعار بن گیا ہے جیسے فرنگی، ہندو اور وہ لوگ جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں"

---

[1] (ا) ابن ہمام، محمد بن عبد الواحد السیواسی: فتح القدیر: ج ۲، ص ۷۷

(ب) ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد: البحر الرائق (بحوالہ لمعۃ الضحٰی، ص ۳۲)

[2] عبد الحق محدث دہلوی، شیخ: لمعات شرح مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۷

Marfat.com

(د) وَأَمَّا الْأَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُوْنَ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ أَحَدٌ وَأَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ هُنُوْدِ الْهِنْدِ وَالْمَجُوْسِ [1]

" اور مقدار ایک مشت سے کم کرنا جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور مخنّث مرد کرنے لگے ہیں، کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اور ساری داڑھی منڈانا تو ہندوستان کے ہندوؤں اور ایران کے مجوسیوں کا فعل ہے "

(ھ) وَقَصُّ اللِّحْيَةِ كَانَ مِنْ سُنَنِ الْأَعَاجِمِ وَهُوَ الْيَوْمَ شِعَارُ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْإِفْرَنْجِ وَالْهُنُوْدِ وَمَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّيْنِ [2]

" اور داڑھی مونڈنا ایرانیوں کا شیوہ ہے اور آج تو بہتیرے مشرکوں، انگریزوں اور ہندوؤں کا طریقہ ہو گیا ہے اور وہ ان لوگوں کا شعار بن گیا ہے جن کو دین سے کوئی سروکار نہیں "

مندرجہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا مسلمانوں کا

---

[1] محمد علاؤ الدین حنفی الحصکفی : در المختار فی شرح تنویر الابصار (بحوالہ اللمعۃ الضحیٰ، ص ۳۲)

[2] (ا) طیبی شرح مشکوٰۃ ، (بحوالہ ایضاً ، ص ۳۳)

(ب) علی قاری، ملا : مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ، (بحوالہ ایضاً ص ۳۲)

(ج) عبد الحق دہلوی : لمعات شرح مشکوٰۃ ، (ایضاً ص ۳۳)

Marfat.com

شیوہ نہیں بلکہ یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، فرنگیوں اور ہندوؤں کا شیوہ رہا ہے ـــــــ ظاہر ہے یہ لوگ اسلام کی نظر میں اللہ کے دوست نہیں بلکہ اس کے دوست ہیں جو اللہ کے مدِّمقابل آیا اور دھتکارا گیا ـــــــ اس بدبختی اور بدنصیبی کے بعد اس نے اولادِ آدم سے انتقام لینے کی ٹھان لی کیونکہ آدم (علیہ السلام) نہ ہوتے تو سجدے کے لئے نہ کہا جاتا اور سجدے کے لئے نہ کہا جاتا تو یہ آفت نہ آتی ـــــــ اس لئے ابلیس کی نظر میں اس کی بدبختی کے ذمہ دار آدم (علیہ السلام) تھے ـــــــ اس نے جوشِ انتقام میں جو کچھ کہا قرآن نے بڑی کراہیت کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے ـــــــ ارشاد ہوتا ہے :-

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا [1]

" اللہ نے اس پر لعنت کی چونکہ اس نے یہ کہا تھا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اپنا لگا بندھا حصہ ضرور لونگا "

خدا وہ روزِ سیاہ نہ دکھائے کہ ہمارا حساب کتاب ابلیسِ لعین کے حصے میں آئے، آمین! ـــــــ ابلیس نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ یہ بھی صاف صاف اعلان کیا :-

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ص ۱۱۸

Marfat.com

الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ○ یَعِدُھُمْ وَیُمَنِّیْہِمْ ط وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○ ؎

"بے شک میں ان کو حکم دونگا (تو وہ میرے حکم پر) اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں بگاڑیں گے (ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں) کہ جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر ابلیس کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اس نے سراسر نقصان ہی نقصان اٹھایا (ابلیس ان کو) امیدیں دلاتا ہے اور وہ ان کو امیدیں اور وعدے کیا دلاتا ہے نرا دھوکا ہی دھوکا ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کی بنائی ہوئی چیز کو ابلیس کے اشارے پر اس کے چاہنے والوں اور فرمانبرداروں نے بگاڑا، داڑھی مونڈنا بھی تصویر کا بگاڑنا ہی ہے اور جیساکہ عرض کیا گیا یہ کام پہلے پہل یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے کفار و مشرکین نے کیا ——

اللہ تعالےٰ نے پوری انسانیت کے لئے ایک راہ متعین کی جس کو ہر عہد اور زمانے میں "اسلام" کے نام سے یاد کیا گیا اور ہر قوم کو حکم دیا گیا کہ اسی راہ پر چلے مگر پھر بھی لوگوں نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کر لیں —— یہ وہی راہیں تھیں جو ابلیس نے متعین کیں اور مخلوقِ الٰہی کو گمراہ کیا

؎ القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ص ۱۱۹

Marfat.com

اسی لئے قرآن نے اللہ کے سچے بندوں کو ابلیس کے چلن پر چلنے سے روکا ہے ——— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے :-

(الف) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ [1]

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو ——— جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلا تو وہ بے حیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے ———"

(ب) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ [2]

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو، اس میں کوئی شک نہ کرنا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

قرآن کا یہ فرمان کہ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ) صاف صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو یہ بات پسند نہیں

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النور ، ۲۱

[2] القرآن الحکیم ، سورۃ البقرہ ، ۲۰۸

Marfat.com

کہ دینِ اسلام میں داخل ہونے کے بعد کچھ باتیں اللہ کی مان لی جائیں اور کچھ ابلیس کی ——— یہ دوہری اطاعت اور دوہری وفاداری عقل و دانائی کے بھی خلاف ہے ——— ایک ملک میں دو بادشاہوں کا حکم نہیں چل سکتا چہ جائیکہ بادشاہ اور اس کے باغی کا حکم ساتھ ساتھ چلے!

لیکن افسوس ہمارے بعض بادشاہوں اور شاعروں نے مسلم معاشرے کو باغیانہ فکر دیا، جس نے مزاجوں کو مسموم کر دیا ——— ایک شاعر کہتا ہے ؎

خط کے آنے سے ہوا معلوم جانا حسن کا
نوخطوں نے اب نکالا پیش خانہ حسن کا

شعائرِ اسلام کا مذاق اڑایا، حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتایا گیا اور سب نے ٹھنڈے دل سے سنا اور خاموشی سے تماشا دیکھا ——— کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ ٹوکتا ——— شاعر کے لئے چہرۂ بے ریش ہی گہوارۂ حسن و جمال ہے ——— داڑھی کیا نکلی گویا حسن و جمال کا سارا بکھیڑا ہی پھیل گیا ——— سبحان اللہ! اس معیارِ حسن پر ماتم کیجئے جو دیکھتے ہی دیکھتے ایک مختصر سی داڑھی کی نذر ہو گیا ——— انگریزی شاعر کیٹس نے کیا خوب کہا ہے :-

"حُسن، صداقت ہے ——— اور صداقت حسن ہے، دنیا میں رہ کر یہی ہمیں جاننا چاہیئے اور اسی کی ہم کو ضرورت ہے"

ہاں جس طرح سچائی کو زوال نہیں اسی طرح حسنِ حقیقی کو بھی زوال نہیں یہ وہ جمال ہے جو پسندیدہ جمیل ہے ——— اَللّٰهُ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ ———

چنانچہ قرآن میں جہاں ابلیس کی چال چلنے والوں اور اس کی امیدیں اور دعووں سے لَو لگانے والوں کے لئے یعنی حسنِ حقیقی سے روگردانی کرنیوالوں کے لئے یہ وعید ہے :-

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؗ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ [1]

" یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ اس سے بچ نکلنے کی جگہ نہ پائیں گے "

وہاں اللہ و رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے چاہنے والوں اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والوں یعنی حسنِ حقیقی کے پرستاروں کے لئے یہ خوشخبری اور بشارت بھی ہے :-

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۱۲۱ ۔

قِیۡلًا ۝ ؎

" جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام کئے تو ہم ان کو ایسے باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ لوگ یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے اور کون ہے جس کی بات اللہ سے زیادہ سچی ہو؟"

؎ القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۱۲۲

Marfat.com

۸

کبھی کبھی دل یہ سوال کرتا ہے کہ جب داڑھی اسلام کی عظیم نشانی ہے اور پہلے پہل غیر مسلم اہلِ کتاب اور کفار و مشرکین نے اس نشانی کو مٹایا تو آخر ہم اس کو کب سے مٹانے لگے اور کیوں مٹانے لگے؟ —— ہم نے صدیوں اس نشانی کی حفاظت کی، پھر یہ خود بخود کیا ہوا کہ اپنے ہاتھوں اپنی نشانیاں فنا کرنے لگے؟ —— آخر یہ انقلاب آیا تو کیسے آیا؟ —— یہ آفت آئی تو کیونکر آئی؟ —— ؎

متاعِ راحت و شادیٔ ما بغارت داد
چہ فتنہ بود کہ ناگہ درآمد از درِ ما

سوال بڑا معقول ہے —— ایک ولیِ کامل حضرتِ ابوبکر ورّاق علیہ الرحمہ سے اس سوال کا بصیرت افروز جواب سنئے! —— آپ فرماتے ہیں:-

اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ، اَلْعُلَمَاءُ وَالْاُمَرَاءُ وَالْفُقَرَاءُ فَاِذَا فَسَدَ الْعُلَمَاءُ فَسَدَ الطَّاعَۃُ وَالشَّرِیْعَۃُ وَاِذَا فَسَدَ الْاُمَرَاءُ فَسَدَ الْمَعَاشُ وَاِذَا فَسَدَ الْفُقَرَاءُ فَسَدَ الْاَخْلَاقُ [۱]

---

[۱] علی ہجویری: کشف المحجوب، (مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۳ء) ص ۱۱۴

Marfat.com

"تین قسم کے لوگ ہیں علماء، امراء اور فقراء ——— جب علماء میں تباہی آتی ہے تو بندگی اور شریعت کی پابندی دونوں ڈانواڈول ہو جاتے ہیں ——— جب امراء میں تباہی آتی ہے تو لوگوں کی گزر بسر اور معاش میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور جب فقراء میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو اخلاق غت ربود ہو کر رہ جاتے ہیں"

بادشاہوں اور وزیروں کی تباہی ظلم سے ہوتی ہے، لالچ و حرص سے علماء تباہ ہوتے ہیں اور ریا و نام و نمود سے فقراء خاک میں مل جاتے ہیں ——— جب تک بادشاہ، وزیر علماء سے منہ نہیں موڑتے، تباہ نہیں ہوتے ——— اور جب تک علماء، بادشاہوں اور وزیروں کی صحبت سے دور رہتے ہیں، تباہ نہیں ہوتے اور جب تک فقراء، نام و نمود کی خواہش سے دور رہتے ہیں، تباہ نہیں ہوتے۔

اگر تاریخ اسلام کو پڑھا جائے (خصوصاً اس صدی کی تاریخ کو) تو ہمیں بہت سے ایسے علماء ملیں گے جن کی تباہی نے افرادِ ملت کے دلوں سے بندگی کی لذت چھین لی اور شریعت و طریقت کا باغی بنا دیا ——— سچ کہا ہے کہ ساری مخلوقِ الٰہی کی تباہی و بربادی علماء، امراء اور فقراء کی تباہی میں مضمر ہے ———

۹

داڑھی کو اللہ نے پسند کیا، اس کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے پسند کیا، اس کے فرشتوں نے پسند کیا ——— اور پھر صحابہ نے سینہ سے لگایا، چاروں اماموں نے اس کی حرمت کا اعلان کیا ——— بزرگوں نے اپنے اپنے چہروں کو اس سے زینت بخشی ———

پہلے اوراق میں اللہ جل مجدہ اور اس کے رسول کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) کے احکام وارشادات بیان کئے گئے ——— اب کچھ فرشتوں کی باتیں سن لیں، پھر ائمہ اربعہ اور بزرگوں کی باتیں سنائیں گے:-

(ا) قَدْ ذُکِرَ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِکَۃً یُقْسِمُوْنَ وَالَّذِیْ زَیَّنَ بَنِیْ اٰدَمَ بِاللُّحٰی [1]

"بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے یوں قسم کھاتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اولادِ آدم کو داڑھی سے زینت بخشی۔"

(ب) اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِکَۃً تَسْبِیْحُهُمْ سُبْحٰنَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ

---

[1] ابو حامد محمد بن محمد الغزالی: احیاء علوم الدین، (بحوالہ اللمعۃ الضحیٰ، ص ۲۳)

Marfat.com

بِاللُّحٰی وَالنِّسَآءَ بِالْقُرُوْنِ ؎۱

"بے شک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جو اس طرح اللہ کا ذکر کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت بخشی اور عورتوں کو زلفوں سے۔"

آسمان و زمین میں داڑھی کی یہی قدر و منزلت تھی جس نے صحابہ کو اس کا آرزومند بنایا ـــــــ شریح قاضی جو حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قاضی تھے، ان کی پیدائشی داڑھی نہ تھی جس سے وہ بہت رنجیدہ رہتے تھے اور کبھی کبھی عالمِ حزن و یاس میں فرمایا کرتے تھے:۔

"میری آرزو ہے کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی" ؎۲

اسی طرح احنف بن قیس جو مشہور تابعی ہیں وہ پیدائشی طور پر اس نعمت سے محروم تھے، ان کے دوست احباب کہتے تھے:۔

"اگر بیس ہزار میں بھی داڑھی ملتی تو احنف کیلئے خرید لیتے"

؎۱ ابو حامد محمد بن محمد غزالی : کیمیائے سعادت ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۰)

؎۲ لمعۃ الضحیٰ : (مطبوعہ لاہور) ص ۲۴

؎۳ ایضاً : ص ۲۴

Marfat.com

۱۰

فقہِ اسلامی کے چاروں اماموں نے داڑھی منڈانا حرام لکھا ہے اور داڑھی رکھنا واجب —— کوئی ایسا نہیں جس کا ذرہ برابر منڈانے کی طرف جھکاؤ محسوس ہو —— ہر مسلکِ فکر نے اس کا احترام کیا ہے اور اس کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا ہے۔

(ا) امام محمد فرماتے ہیں :-

وَكَذَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهِ [۱]

"اور اسی طرح مرد کو داڑھی منڈانا حرام ہے"

(ب) فقہِ حنفی کی کتاب درِ مختار میں ہے :-

يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهِ [۲]

"مرد کے لئے داڑھی منڈانا حرام ہے"

(ج) فقہِ شافعی کی کتاب شرح العباب میں ہے :-

قَالَ الْأَذْرَعِيُّ الصَّوَابُ تَحْرِيمُ حَلْقِهَا جُمْلَةً

---

[۱] کتاب الآثار ، (بحوالہ میروتی ، داڑھی کی قدر و قیمت ، میرٹھ ، ص ۲۱)

[۲] در المختار شرح تنویر الابصار ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۳۴)

Marfat.com

بِغَيْرِ عِلَّةٍ وَقَالَ ابْنُ الرَّافِعِ اِنَّ الشَّافِعِيَّ نَصَّ فِي الْاُمِّ بِالتَّحْرِيْمِ [1]

"امام اذرعی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ بلا ضرورتِ شدیدہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور امام ابنِ رافع کہتے ہیں کہ کتاب "امّ" میں خود امام شافعی نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کی ہے۔"

(ھ) فقہ مالکیہ کی کتاب "الابداع" میں ہے :-

مَذْهَبُ السَّادَةِ الْمَالِكِيَّةِ حُرْمَةُ حَلْقِ اللِّحْيَةِ وَكَذَا قَصُّهَا اِذَا يَحْصُلُ بِهٖ مُثْلَةٌ [2]

"حضراتِ مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور اسی طرح اس کا کتروانا بھی حرام ہے جب کہ اس سے صورت بگڑے"

(و) مؤطا امام مالک میں ہے :-

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ وَشَارِبِهٖ [3]

"ابن عمر حج یا عمرہ کرتے وقت جب سر منڈایا کرتے تھے تو اپنی داڑھی اور مونچھوں سے بھی لیا کرتے تھے۔"

---

[1] سید جمال الدین عبداللہ بن محمد الحسینی ، شرح العباب (بحوالہ میرٹھی، داڑھی کی قدر و قیمت، میرٹھ، ص ۲۱)

[2] الابداع فی مضار الابتداع ، (بحوالہ ظاہر شاہ ، داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں، مدین ، ص ۶۷)

[3] امام ابو عبداللہ مالک بن انس، مؤطا امام مالک ، مطبوعہ دہلی ، ص ۱۵۵

Marfat.com

(س) فقہ حنبلی کی کتابوں شرح المنتہی اور شرح منظومۃ الادب میں ہے:-

اَلْمُعْتَمَدُ حُرْمَۃُ حَلْقِھَا وَمِنْھُمْ مَنْ صَرَّحَ

بِالْحُرْمَۃِ وَلَمْ یَحْکِ خِلَافًا کَصَاحِبِ الْاِنْصَافِ[1]

"معتبر قول یہی ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور بعض علماء مثلاً مؤلفِ انصاف نے حرمت کی تصریح کی ہے اور اس حکم میں کسی کا بھی خلاف نقل نہیں کیا"

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فقہِ اسلامی کے چاروں امام اس پر متفق ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام ہے جو اماموں کی تقلید نہیں کرتا، اس کے لئے قرآن و حدیث کا ارشاد کافی ہے ——— تاریخ شہادت دیتی ہے کہ دورِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سے دورِ صحابہ، دورِ تابعین، دورِ تبع تابعین اور اس کے بعد کے ادوار میں گزشتہ تیرہ سو برس میں کسی ولی، صوفی، عالم، حافظ، قاری نے داڑھی کو صاف نہیں کرایا بلکہ عامۃ المسلمین میں اس کو حسن و جمال کی نشانی سمجھا جاتا تھا ——— ہاں چودھویں صدی کے آغاز سے انقلابات آئے اور ان آنکھوں نے بہت کچھ دیکھا۔

عرض کیا جا چکا ہے کہ داڑھی کو اگر صاف کرایا ہے تو یہودیوں نے عیسائیوں نے، مجوسیوں نے، دہریوں نے اور ہندوؤں نے ——— اب یہ ہر مسلمان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا دامن

---

[1] (ا) شرح المنتہی۔ (بحوالہ ظاہر شاہ، داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں، مدین، ص ۷۰)
(ب) شرح منظومۃ الادب (بحوالہ مذکورہ)

وابستہ کرنے کے بعد کیا وہ یہ پسند کرے گا کہ وہ راہ اختیار کرے جو خدا اور رسول کے دشمنوں نے اختیار کی ——— عقل بھی یہی کہتی ہے اور دل بھی یہی کہتا ہے کہ ایسا نہ کرنا چاہئے ——— محبت ہوتے ہوئے دشمن محبوب کی چال پر چلنا ناممکن ہے ——— تو جو بھی چلا، غیر شعوری طور پر چلا ——— دیکھا دیکھی چلا ——— اس کو خبر نہیں کہ اس نے کیا کیا اور وہ کیا کر رہا ہے ؟ ——— خبر ہوتی تو کیوں کرتا ؟ ——— محبت ہوتے ہوئے اغیار کی راہ پر چلنا ناممکن ہے ——— ہاں محبوب کی راہ پر چلنا آسان ہے ——— یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے ——— مگر افسوس ہم نے آسان کو مشکل بنا دیا اور مشکل کو آسان ؏

دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں!

Marfat.com

۱۱

یہ تو آپ نے دیکھ لیا کہ داڑھی کا حکم عرشِ بریں سے آیا، اس کے فرشتوں نے آسمان کی بلندیوں میں اس کا چرچا کیا، اس کے رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے عمل کر کے اپنے متوالوں کو طاعت و بندگی کا سلیقہ بتایا —— پھر اہلِ بیتِ اطہار نے عمل کیا، صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے عمل کیا، تابعین نے عمل کیا، تبع تابعین نے عمل کیا —— الغرض عمل کا یہ سلسلہ آج تک ختم نہ ہوا —— ہاں پوچھنے والا یہ پوچھ سکتا ہے کہ اس رؤف و رحیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس کا کوئی پیمانہ بھی متعین فرمایا؟ —— شریعت میں کوئی چیز بے پیمانہ نہیں —— ہر چیز کا ایک پیمانہ ہے —— ہر چیز کی ایک حد ہے —— کوئی چیز لامحدود اور غیر معین نہیں کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا[۱] —— وہ ہمارے لئے آسانیاں چاہتا ہے، دشواریاں نہیں —— یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ[۲] —— وہ

۱۔ القرآن الحکیم، آلِ عمران، ۲۸۶

۲۔ ایضاً، البقرہ، ۱۸۵

Marfat.com

اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے —— كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ [1]
—— بیشک اس نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا تو کوئی پیمانہ بھی بتایا ہو گا —— !

شریعت نے کوئی ایسی بڑی ذمہ داری عائد نہیں کی جو خلافِ فطرت ہو اور فطرتِ انسانی پر گراں ہو —— جو فرض عائد کیا گیا وہ تقاضائے فطرت ہے بلکہ عینِ فطرت، کہ اسلام دینِ فطرت ہے —— لمبی چوڑی داڑھی کی ضرورت نہیں —— صرف ایک مشت کافی ہے جو ظاہری و معنوی حسن و جمال کو دوبالا اور شوکت و صولت کو دوچند کرتی ہے ——

یہ بات سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہلِ بیتِ کرام اور صحابۂ عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے عمل سے ثابت ہے —— اس پیمانے سے کم کسی سے ثابت نہیں —— ہاں ہم گنہ گاروں کے عمل سے ضرور ثابت ہے، ثبوت و حجت کے لئے ہمارا عمل، عقل و دل دونوں کے لئے ہیچ ہے ——

آئیے! تاجدارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوں اور آپ کو ایک نظر بھر کے تو دیکھیں —— مگر کسی کی تاب ہے کہ نظر بھر کے دیکھے؟ ع

پامال اِک نظر میں ثبات و قرار ہے!

---

[1] القرآن الحکیم، الانعام، ۱۲

تو پھر ان کے پاس چلیں جو دیدار سے مشرف ہو چکے ہیں ـــــــ سُنو! وہ کیا کہتے ہیں :-

(ل) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ طُوْلِهَا وَمِنْ عَرْضِهَا [1]

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے "

سیّد علی زادہ، شرح شرعۃ الاسلام میں لکھتے ہیں :-

(وَكَذٰلِكَ اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ فَاِنَّهٗ) اَيِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كَانَ يَاْخُذُ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا) اِذَا زَادَ عَلٰی قَدْرِ الْقُبْضَةِ (و) كَانَ يَفْعَلُ (ذٰلِكَ الْاَخْذَ فِي الْخَمِيْسِ اَوِ الْجُمُعَةِ) وَلَا يَتْرُكُهٗ مُدَّةً طَوِيْلَةً فَوْقَ الْاُسْبُوْعِ [2]

" (اور یونہی لبیں پست کرنا اور داڑھی بڑھانا ہے کیونکہ آپ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ریش مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے) جبکہ ریش مبارک مٹھی بھر سے زائد ہوتی (اور) یہ

---

[1] ترمذی شریف ، ج ۲ ، ص ۳۹۴

[2] سید علی زادہ ، شرح شرعۃ الاسلام ، ج ۱ ، ص ۲۹۸

Marfat.com

(یعنی ریش مبارک سے لینے کا عمل جمعرات یا جمعہ کو) کیا کرتے تھے اور زیادہ سے زیادہ تاخیر ایک ہفتہ کی ہوا کرتی تھی۔"

(ب) حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

كَانَتْ لِحْيَتُهٗ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا، وَاَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ [1]

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی (یہ کہتے ہوئے حضرتِ انس نے اپنے دونوں رخساروں پر ہاتھوں کو پھیرا)"

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک غیر معمولی لمبی ہوتی تو حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوپر سے نیچے کی طرف اشارہ فرماتے لیکن آپ نے ایسا نہ کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریش مبارک سینہ کے اوپر ہی پھیلی ہوئی تھی چنانچہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے:۔

(ج) كَثُّ اللِّحْيَةِ تَمْلَأُ صَدْرَهٗ [2]

"گھنی داڑھی جس سے سینہ مبارک بھرا بھرا معلوم ہوتا تھا"

یہاں بھی یہ نہ کہا گیا کہ ریش مبارک، شکم مبارک پر پھیلی ہوئی تھی ——— یک مشت داڑھی ہی سینے پر پھیلتی ہے ——— غیر معمولی داڑھیاں سینے

---

[1] لمعۃ الضحیٰ ، ص ۱۹

[2] عیاض بن موسیٰ ، القاضی ابوالفضل ، کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ، ج ۱ ، ص ۳۸

سے شکم تک جا پہنچتی ہیں۔

بعض اخبار و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک مشت داڑھی رکھا کرتے تھے، اس سلسلے میں مندرجہ ذیل آثار و اخبار قابلِ توجہ ہیں :-

(ا) وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ خُذُوا مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ [1]

"حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے، مشت سے زیادہ کاٹ دو"

(ب) وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلَىٰ لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضُلَ عَنْ قُبْضَتِهٖ جَزَّهُ [2]

"حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، مٹھی سے زیادہ ہوتی، کتر دیتے"

(ج) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلَىٰ لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ [3]

---

[1] محی الدین عبدالقادر : الغنیۃ لطالبی طریق الحق ، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۷۶ھ ، ص ۱۴

[2] ایضاً : ص ۱۴

[3] آثارِ ابوحنیفہ : (بحوالہ فتح القدیر للعلامہ ابن الہمام ، مطبوعہ مصر ، ج ۲ ، ص ۲۶ ، ۷۷)

"حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما داڑھی کو مٹھی میں لیتے پھر مٹھی سے جتنی زیادہ ہوتی، کتر ڈالتے "۔

(د) عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ سَالِمِ الْمُقَنَّعِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلٰى الْكَفِّ [1]

"مروان بن سالم المقنع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیا، پھر مٹھی سے زیادہ کاٹ لی "۔

(ھ) عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَيَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ [2]

"ابو زرعہ کہتے ہیں کہ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، پھر مٹھی سے جتنی زیادہ ہوتی کاٹ دیتے "۔

بہر کیف مندرجہ بالا اخبار و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک کو طول و عرض میں لیا کرتے تھے، ریش مبارک گھنی تھی اور سینہ بھرا بھرا معلوم ہوتا تھا اور صحابہ کرام ایک مشت داڑھی رکھا کرتے تھے، اس لئے فقہائے کرام نے ایک مشت داڑھی کو مسنون لکھا ہے :۔

---

[1] ابو داؤد و نسائی ، (بحوالہ فتح القدیر، ص ۷۶، ۷۷)

[2] بخاری شریف ، (بحوالہ مذکورہ، ص ۷۶، ۷۷)

Marfat.com

(ا) وَالسُّنَّۃُ قَدْرُ الْقَبْضَۃِ فَمَا زَادَ قَطَعَہٗ [1]

"ایک مشت داڑھی ہی سنت ہے، اس سے جو زائد ہو اسے کاٹ دیا جائے"۔

(ب) اَلسُّنَّۃُ فِیْھَا الْقُبْضَۃُ [2]

"ایک مشت داڑھی مسنون ہے"۔

(ج) وَلَا یَفْعَلُ لِتَطْوِیْلِ اللِّحْیَۃِ اِذَا کَانَتْ بِالْقَدْرِ الْمَسْنُوْنِ وَھُوَ الْقُبْضَۃُ [3]

"داڑھی کو لمبائی سے نہ لے جب کہ وہ سنت کے مطابق ہو ——— اور سنت کے مطابق داڑھی ایک مشت ہے"۔

حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کاٹ دیا کرتے تھے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے :-

(د) وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ لِحْیَتَہٗ فَمَا فَضَلَ اَخَذَہٗ [4]

"ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جب حج کرتے یا عمرہ کرتے (تو دیکھا گیا) کہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، جتنی زائد ہوتی، کاٹ دیتے"۔

---

[1] ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد : البحرالرائق (بحوالہ "داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں" ص ۴۵)

[2] درالمختار (بحوالہ مذکورہ)

[3] ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل : الہدایہ ، ج ۱ ، ص ۲۲۱

[4] صحیح بخاری ، ج ۲ ، ص ۸۷۵

Marfat.com

(ھ) عنایہ میں ہے :-

اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ وَ یَقْطَعُ مَا وَرَآءَ الْقُبْضَۃِ[1]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیکر جتنی زیادہ ہوتی، کاٹ دیتے ۔"

(و) حضرت امام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھنا سنت ہے، آپ فرماتے ہیں :-

وَالسُّنَّۃُ فِیْہَا الْقُبْضَۃُ وَھُوَ اَنْ یَّقْبِضَ الرَّجُلُ لِحْیَتَہٗ فَمَا زَادَ مِنْہَا عَلٰی قُبْضَۃٍ قَطَعَہٗ[2]

"داڑھی ایک مشت ہی سنت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے مٹھی سے جتنی داڑھی باہر نکل آئے اس کو کاٹ دے ۔"

لیکن ایک مشت ہوتے ہوئے داڑھی کاٹنا شرعاً حرام ہے :-

(ا) تَقْصِیْرُ اللِّحْیَۃِ مِنْ قَدْرِ الْمَسْنُوْنِ وَھُوَ الْقُبْضَۃُ حَرَامٌ[3]

---

[1] محمد بن محمود البابرتی ، عنایہ علی الہدایہ ، ج ۲ ، ص ۷۶

[2] کتاب الآثار ، (بحوالہ " داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں ، ص ۴۸)

[3] ... الرائق ، (بحوالہ مذکورہ)

" داڑھی اگر سنت کے مطابق ایک مشت ہے تو پھر اس میں سے
کاٹنا حرام ہے "

کیونکہ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا مسلمانوں کے شعار میں نہیں بلکہ شعارِ اغیار ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے :-

(ب) اَلْاَخْذُ مِنْ دُوْنِ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ دُوْنَ الْقُبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃِ الرِّجَالِ الخ [1]

" ایک مشت سے کم داڑھی ہو تو اس میں سے لینا ایسا ہی ہے جیسے بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں "

ہاں ایک مشت سے زیادہ ہو تو کاٹنا واجب ہے جیسا کہ نہایہ میں ہے :-

(ج) وَصُرِّحَ فِی النِّھَایَۃِ بِوُجُوْبِ قَطْعِ مَا زَادَ عَلَی الْقُبْضَۃِ [2]

" اور نہایہ میں اس کی صراحت موجود ہے کہ داڑھی ایک مشت سے زیادہ ہو تو اس کا کاٹنا واجب ہے "

یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ داڑھی تو ایک مشت ہے لیکن اس کو دھاگہ سے باندھ لیا گیا ہے جیسا کہ سندھ، بلوچستان اور راجپوتانہ کے بعض قبائل کرتے ہیں تو ایسا کرنا بھی شرعاً جائز نہیں، چنانچہ حدیث میں آیا ہے :-

---

[1] فتح القدیر ، ج۲ ، ص۷۷

[2] در المختار ، (بحوالہ " داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں " ص ۶۳)

Marfat.com

اِنَّہٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ ـــــــ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِّنْہُ [1]

" جس نے اپنی داڑھی کو باندھ لیا پس بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بے تعلق و بیزار ہے "

بعض جواں سال علماء اس شرم سے کہ چھوٹی سی عمر میں بڑی سی داڑھی ـــــــ اپنی داڑھی کو مسوس مسوس کر ٹھوڑی کے نیچے سمیٹتے رہتے ہیں اور اعفاءِ خفی کو اعفاءِ جلی پر ترجیح دیتے ہیں، تو ایسے حضرات حدیثِ مذکور کے ذیل میں تو نہیں آتے مگر اس حدیث کے ہوتے احتیاط اسی میں ہے کہ داڑھی کو مسوس کر ایسا نہ بنا دیا جائے کہ دیکھنے میں لپٹی ہوئی، بندھی ہوئی اور ایک مشت سے چھوٹی نظر آئے حالانکہ حقیقۃً وہ شریعت کے مطابق ہے مگر اٹھان ہی ایسی ہے کہ چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔

بہر حال شرعاً تو داڑھی ایک ہی مشت ہے لیکن جو لوگ اتنی ہمت نہیں کر سکتے وہ بسم اللہ تو کریں اور اللہ کے لئے جتنی رکھ سکتے ہیں، رکھیں، انشاء اللہ تعالےٰ توفیقِ الٰہی شاملِ حال رہے گی، مگر ایک مشت سے کم داڑھی پر قانع نہ رہنا چاہیئے ـــــــ ہمتِ بلند تو جنت پر بھی قانع نہیں رہتی ؎

قانع نیم از بہشت نیز م بخشند !
از بخشش خاص تا چہ چیز م بخشند

---

[1] نسائی شریف ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۳۰)

Marfat.com

امید کہ صرف رو نمائی تو شود

جانے کہ بہ روزِ رستخیزم بخشند!

لیکن یہ داڑھی فیشن کی پیروی میں نہ ہو جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ کبھی اچانک داڑھیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں، پھر اچانک ایک رَو آتی ہے کہ گھٹتی چلی جاتی ہیں ——— تو ایسی موسمی داڑھیوں کو ثواب سے کوئی تعلق نہیں ——— اصل چیز نیت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے :-

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهٗ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا (الحدیث) [1]

" اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے، ہر شخص جیسی نیت کریگا ویسا ہی پائے گا ——— جس نے اللہ و رسول کے لئے ہجرت کی ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول ہی کے لئے سمجھی جائیگی اور جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تو وہ اسی کو پائے گا ——— "

داڑھی کی ساخت کا مسئلہ تو طے ہو گیا، اب مونچھوں کی ساخت کا بھی اندازہ ہو جائے تو اچھا ہے ——— احادیثِ شریفہ میں مونچھیں گھٹانے اور کم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، بہت سی احادیث پیچھے گزر چکی ہیں ———

---

[1] علی ہجویری، کشف المحجوب، (مطبوعہ لاہور ۱۹۲۳ء)، ص ۶۷

Marfat.com

چند احادیث یہ ہیں :۔

(ا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُصُّ شَارِبَہٗ وَیَذْکُرُ اَنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ یَقُصُّ شَارِبَہٗ ۔[1]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنی مونچھ کم کرتے تھے اور حضرتِ ابراہیم علیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔"

(ب) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَجُوْسَ جَزُّوْا لِحَاھُمْ وَوَفَّرُوْا شَوَارِبَھُمْ وَاِنَّا نَحْنُ نَجُزُّ الشَّوَارِبَ وَنُعْفِی اللُّحٰی وَھِیَ الْفِطْرَۃُ[2]

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجوس نے اپنی داڑھیاں کٹائیں اور مونچھیں بڑھائیں اور ہم ضرور مونچھیں کٹاتے ہیں اور داڑھیاں بڑھاتے ہیں اور یہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔"

(ج) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْفُوْا

---

[1] ترمذی شریف ، ج ۲ ، ص ۱۱۸

[2] محمد صالح اویسی : نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، (مطبوعہ لاہور) ، ص ۳۳

Marfat.com

الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی [1]

" رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں لمبی کرو "

(د) کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ شَارِبَہٗ وَیَقُوْلُ مَنْ لَمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا [2]

" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں ترشواتے اور فرماتے کہ جو لبوں کو نہ ترشوائے وہ ہم میں سے نہیں "

ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹانے اور کم کرنے کا حکم دیا ہے اور اس عمل کو فطرتِ انسانی کے عین مطابق قرار دیا ہے —— اب یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کمی عرضاً (چوڑائی میں) اور طولاً (لمبائی میں) مطلوب ہے یا عموداً (اونچائی میں) بھی مطلوب ہے —— ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمی طولاً و عرضاً ہی مطلوب ہے البتہ عموداً میں اختلاف ہے کہ اس کی نوعیت کیا ہو —— اصل بات یہ ہے کہ مونچھوں کے بال چوڑائی اور لمبائی میں اتنے کثرت سے نہ ہوں کہ لبوں سے نکل کر منہ پر آگریں اور منہ کو تقریباً ڈھانک دیں جیسا کہ اکثر کفار و ہنود اور دوسرے غیر مسلموں کو

---

[1] ایضاً ، ص ۳۲

[2] (ا) زاد المعاد ، ج ۱ ، ص ۱۶۱
(ب) سفر السعادہ ، ج ۲ ، ص ۳۳۷

Marfat.com

کو دیکھا جاتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے :-

(ل) عن عائشة قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا و شاربہ طویل فقال ائتونی بمقص و سواک فجعل السواک علی طرفہ ثم اخذ ما جاوزہ [1]

" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں، آپ نے فرمایا میرے پاس قینچی اور مسواک لاؤ، آپ نے مسواک لبوں پر رکھی پھر اس سے زائد جو بال تھے انہیں کاٹ دیا "

دوسری حدیث میں ہے :-

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأی رجلا طویل الشارب یاخذ شفرۃ و سواکا فیضع السواک تحت الشارب و یقص علیہ [2]

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی آدمی کی مونچھیں بڑھی ہوئی دیکھتے تھے تو قینچی اور مسواک لیتے، پھر مسواک مونچھوں پر رکھ کر باقی کاٹ دیتے "

---

[1] نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، ص ۱۱

[2] ایضاً ، ص ۱۱

Marfat.com

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ احادیث میں مونچھوں کو کم کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے مراد لبوں کو ترشوانا ہے کیونکہ بعض اوقات جزو بول کر کُل مراد لیتے ہیں، روزمرہ کی اصطلاح میں، اگر لبوں کو کاٹا جائے تو اس کو مونچھیں کاٹنا ہی تصور کیا جائے گا ــــــ اس لئے مونچھوں کو داڑھی کا حصہ قرار دیتے ہوئے[1]، مونڈنے کی ممانعت کی گئی ہے :

وَخَرَجَ بِقَصِّہٖ "حَلْقُہٗ وَھُوَ مَکْرُوْہٌ وَقِیْلَ حَرَامٌ لِاَنَّہٗ مُثْلَۃٌ[2]

" کاٹنے (قص) کی قید سے، مونڈنا (حلق) خارج ہوا اس لئے مونچھیں مونڈنا مکروہ ہے، بعض کے نزدیک حرام ہے کہ یہ مثلہ ہے" (یعنی خود کو بے صورت بنانا)

چنانچہ حضرتِ امامِ مالک رضی اللہ عنہ مونچھیں منڈانے کو مثلہ کے حکم میں شامل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کو سزا دی جائے :۔

وَکَانَ یَرٰی حَلْقَہٗ مُثْلَۃً وَیَاْمُرُ بِاَدَبِ فَاعِلِہٖ[3]

اسلام کے ہر عمل میں مقصد و حکمت کے ساتھ ساتھ حسن و جمال بھی ہے

---

[1] ان الشارب بعض اللحیۃ (بحرالرائق، ج ۳، ص ۱۰)

[2] ملا علی قاری، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۳۰۱

[3] بدرالدین عینی، عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۴۴

Marfat.com

——— اور جمیل وہی ہے جس سے مقصد فوت نہ ہو بلکہ وہ حصولِ مقصد میں معین ہو ——— مونچھوں کی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے اور وہ چہرے کو سنوارنے اور بگاڑنے میں بڑا دخل رکھتی ہیں، اس لئے شارع علیہ السلام نے داڑھی کے ساتھ ساتھ اس کی طرف بھی توجہ فرمائی ——— اگر مونچھیں بالکل مونڈ دی جائیں تو چہرہ کچھ عجیب سا ہو جاتا ہے اور عورتوں سے ایک گونہ مماثلت ہو جاتی ہے جو شارع علیہ السلام کا مقصود نہیں، اس کے علاوہ اس سے بعض احادیث کی مخالفت بھی ہوتی ہے جن میں عورتوں سے مماثلت نہ پیدا کرنے اور مونچھیں گھٹانے اور کم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ——— اور اگر مونچھیں آزاد چھوڑ دی جائیں تو قطع نظر اس کے کہ یہ عمل خلافِ احادیث ہوگا، خود انسان کیلئے تکلیف دہ ہوگا، خصوصاً کھاتے پیتے اور بولتے چالتے ——— اور اگر مونچھوں سے تکبر و غرور پیدا ہوتا ہو تو یہ بھی اسلامی اور اخلاقی دونوں پہلوؤں سے ہرگز مناسب نہیں ———

اس لئے شارعِ اسلام کا نہ یہ مقصود ہے کہ مونچھیں مونڈ کر عورتوں کے مماثل ہو جائیں اور نہ یہ مقصد ہے کہ حد سے زیادہ بڑھا کر متکبر و مغرور بنیں یا خود کو اور دوسروں کو تکلیف میں مبتلا کریں ——— میانہ روی کا تقاضا ہے کہ لبیں نہ بڑھنے دیں اور اوپر سے مناسب طور پر ہموار کرتے رہیں تاکہ وقار مردانگی برقرار رہے ——— اور اتباع سنت کی برکت سے محروم نہ رہیں۔

Marfat.com

۱۲

داڑھی کے معاملے میں بعض حضرات رواج کی پیروی کرنا چاہتے ہیں مگر فطرتِ بلند رواج کی مقلد نہیں ——— اسلام رواج کا خالق ہے ——— مسلمانوں کی بھی یہی شان ہونی چاہیئے کہ وہ اچھے اچھے رواجوں کو جنم دیں ع

ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

رواج کی پیروی تو پست ہمت کرتے ہیں ——— بلند ہمت نہیں کرتے ——— بلند ہمت، بلند ہمتوں کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی بلند ہمتی کی ساکھ قائم رکھتے ہیں ———

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اہلِ عرب بھی تو داڑھی منڈاتے ہیں ——— لیکن کوئی نامعقول بات کسی معقول انسان کے کرنے سے معقول نہیں ہو جاتی ——— اگر ایسا ہوتا تو جھوٹ سچ کی جگہ لے لیتا اور ریار، اخلاص کی جگہ لے لیتی کیونکہ دنیا کے بہت سے معقول اور مہذب انسان جھوٹ بولتے ہیں اور ریار کی خاطر کام کرتے ہیں ——— رہا اہلِ عرب کا معاملہ تو ان کی ہیبت وشوکت اور عزت وحرمت محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دم قدم سے ہے ——— اقبال نے خوب کہا ہے ع

محمدِ عربی سے ہے عالم عربی

Marfat.com

عرب سے اسلام کی ساکھ نہیں بلکہ اسلام سے عرب کی ساکھ قائم ہے ــــــ پس اہلِ عرب کو اسلام کے معیار پر جانچو نہ کہ اسلام کو اہلِ عرب کے معیار پر ــــــ بُرے سے بُرے کام کو بے چون وچرا کر لیا جاتا ہے اور جس نیک کام کو دل نہ چاہے تو اس میں ہزار مین میخ نکالی جاتی ہیں ــــــ یہ معقول بات نہیں ــــــ معقول بات یہ ہے کہ جب ہم کوئی کام کریں تو عقل و دل دونوں کو گواہ بنا لیں۔

داڑھی منڈانا جرمِ شریعت ہی نہیں، جرمِ محبت بھی ہے ــــــ یہ کوئی معمولی بات نہیں ــــــ بہت بڑی بات ہے ــــــ ہمارے بزرگوں اور عزیزوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور اس جرأتِ رندانہ سے کام لینا چاہیئے جو عشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حاصل ہے ــــــ بے شک محبت کی آگ سینوں میں دبی ہے ــــــ ہزاروں چہرے سنتِ رسول سے مزین ہونے کے لئے ترس رہے ہیں ــــــ ہزاروں کلیاں، کھلنے کیلئے تڑپ رہی ہیں ــــــ ہزاروں پھول مہکنے کے لئے بیقرار ہیں ــــــ ہاں اے عزیزو اور اے بزرگو! نسیمِ سحری بن جاؤ اور اپنے جان و تن سے گزر کر سارے عالم میں پھیل جاؤ ــــــ

بعض حضرات داڑھی کو بہت ہلکا جانتے ہوئے کہتے ہیں کہ سنت ہی تو ہے ــــــ مگر یہ سنّت، واجب کا درجہ رکھتی ہے ــــــ فرض اور واجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل ہے جو آپ نے مسلسل کیا اور کبھی ترک نہ فرمایا، فرض کا ثبوت قرآن سے ملتا ہے اور واجب کا ثبوت حدیث سے ــــــ ظاہری

Marfat.com

اعتبار سے ایک عمل کو فرض اور ایک کو واجب کہا جاسکتا ہے مگر معنوی اعتبار سے دونوں کی اہمیت مسلّم ہے —— غور کیجیۓ تو معلوم ہوتا ہے کہ سنت ہی سے گزر کر فرض، فرض ہوتا ہے اور واجب، واجب —— تو کسی عمل کا مسنون ہونا کوئی معمولی بات نہیں —— نہ نگاہ محبت میں اور نہ نگاہِ شریعت میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال واقوال کی اہمیت کو آپ کے رنگِ طبع سے معلوم کرنا چاہیۓ —— ہمیں چاہیۓ کہ فقہی موشگافیوں کے بجائے صرف اور صرف آپ کی طبعی روش پر نظر رکھیں اور اسی روش پر چلنے کی پوری پوری کوشش کریں —— یہ معلوم کرنا عاشق کا کام نہیں کہ فلاں عمل فرض ہے یا واجب یا سنّت —— اس کو تو صرف یہ جاننا ہے کہ محبوبِ رب العالمین نے یہ عمل کیا یا نہیں —— اگر کیا ہے تو بیشک وہ عمل کیۓ جانے ہی کے قابل ہے —— اگر نہ کیا گیا تو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں —— خود سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے ہیں :-

جُعِلَ الذُّلُّ وَالصِّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ [۱]

"جس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اللہ کی طرف سے اس پر ذلت ورسوائی مسلط کردی گئی"

اور یہ ذلت وخواری کیوں مسلط کی گئی؟ —— اس لیۓ کہ اس نے

---

[۱] صحیح بخاری ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۵)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ——— اور جس نے آپ کو تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی ——— خود فرما رہے ہیں :-

مَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰهَ [1]

" جس نے مجھے تکلیف پہنچائی ، بے شک اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی "اسی لئے قرآن کہہ رہا ہے :-

مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ [2]

" راہِ ہدایت روشن ہونے کے بعد جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مسلمانوں کی راہ سے ہی نہیں تو جدھر اس نے رخ کیا ہے ہم ادھر ہی اس کا رُخ رکھیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور یہ (جہنم) بہت ہی برا ٹھکانا ہے ":

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹالا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار فرمایا ——— ذرا غور تو کرو ، جو ان کے در سے نکالا گیا پھر اس کے لئے کہاں جائے پناہ ! ——— سنو سنو وہ کیا فرما رہے ہیں :-

---

[1] محمد زکریا : داڑھی کی شرعی اہمیت ، (مطبوعہ کراچی) ، ص ۳۰

[2] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۱۱۵

Marfat.com

(و) لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا [۱]

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے دشمن کی چال پر چلتا ہے۔"

(ب) مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي [۲]

"جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ میرا نہیں"

(ج) مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي [۳]

"جس نے میری سنت سے گریز کیا وہ میرا نہیں"

(د) مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي [۴]

"جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ میرا نہیں"

(ہ) مَنْ اَخَذَ بِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي [۵]

"جس نے میری چال کو اپنا لیا وہ میرا ہے اور جس نے گریز کیا وہ میرا نہیں"

---

[۱] لمعۃ الضحیٰ : ص ۴۶

[۲] ابن ماجہ شریف : ص ۱۳۴

[۳] نسائی شریف : ج ۲ ، ص ۶۹

[۴] لمعۃ الضحیٰ : ص ۴۶

[۵] ایضاً : ص ۴۶

Marfat.com

۱۳

دنیا میں کتنے دن رہنا ہے ـــــــ آخر اسی کے سامنے جانا ہے

ـــــــ تو جب جان نکلے گی اور جانے والا وہاں جائے گا، زندگی بھر جس کے

خیال سے دل لرزتا رہا ـــــــ اٹھانے والے اٹھائیں گے، جھنجوڑنے والے

جھنجوڑیں گے اور پوچھنے والے پوچھیں گے :۔

مَنْ رَّبُّكَ ؟

"تیرا پروردگار کون ہے ؟"

مَا دِيْنُكَ ؟

"تیرا مذہب کیا ہے ؟

مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟

" اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم میں (تمہاری ہدایت کیلئے) بھیجا گیا

ذرا دیکھو تو سہی، یہ کون ہیں ؟ ـــــــ ہاں وہ سامنے ہونگے ـــــــ

دل مچل رہا ہو گا ـــــــ آنکھیں ندامت سے جھکی ہوں گی ـــــــ نظریں

تو کیونکر اٹھائیں! ـــــــ ان کو دیکھیں تو کیونکر دیکھیں ـــــــ وہ منہ ہی نہیں

جو ان کو دکھائیں ـــــــ عجیب کشمکش کا عالم ہو گا ع

منہ چھپائے نہ بنے، سامنے آئے نہ بنے

Marfat.com

ہاں کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ہم ان کو دیکھیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیں،

——— اگر ایسا ہوا تو قیامت کا عالم ہوگا ——— حشر کا سماں ہوگا ———

اور دل بہ زبانِ بے زبانی پکارے گا، اے محبوب! سب ٹھکراتے ہیں تو تیرے در پہ آتے ہیں، اب اگر تو نے بھی ٹھکرا دیا تو کہاں جائیں؟

——— خدا نہ کرے کہ ایسی گھڑی آئے ——— تو پھر ابھی سے تیاری کر لو ———

——— کل وہ تم کو دیکھیں گے ——— اپنے چہرے ایسے سنوارو کہ جب وہ دیکھیں تو خوش ہو کر یہ کہیں کہ تُو تو ہمارا ہے ——— ہاں ع

دنیا میں اور بھی کوئی تیرے سوا ہے کیا؟

ہاں جس طرف سے ہم آرہے ہیں، جانا وہیں ہے ——— دانائی یہ ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے، منزل کو سامنے رکھو ——— ایک دم غافل نہ ہو ——— اللہ اللہ! ایک ضعیفہ وہ سبق دے گئی کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا ——— سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ بیت المقدس سے مصر جا رہے تھے ——— راستے میں دور سے ایک مسافر آتا ہوا نظر آیا ——— قریب آنے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک پردہ نشین ضعیفہ ہے ———

دونوں کے درمیان جو سوال و جواب ہوئے، ذرا غور سے سنو! :-

بزرگ : مِنَ اَیْنَ؟

(بڑی بی! کہاں سے آرہی ہو؟)

ضعیفہ : مِنَ اللّٰہِ!

(اللہ کے پاس سے)

Marfat.com

بزرگ : اِلیٰ اَینَ ؟

(کہاں جا رہی ہو ؟)

ضعیفہ :- اِلَی اللّٰہِ ! [1]

(اللہ تعالیٰ کے پاس)

بڑی بی نے کیسی عارفانہ اور عاقلانہ بات کہی ہے ——— بیشک سفرِ زندگی کی ابتدار بھی وہی، انتہار بھی ——— جب ابتدار و انتہار وہی ہے تو پھر عقل و دل دونوں کا تقاضا ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جو اس کی رضا کے خلاف ہو ——— ہر کام میں اس کی خوشنودی پیشِ نظر ہو ——— ابو حازم المدنی (رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا :-

مَا مَالُکَ ؟

(آپ کی جمع پونجی کیا ہے ؟)

جواب دیا :- اَلرِّضَا عَنِ اللّٰہِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّفْسِ [2]

(میری جمع پونجی کیا پوچھتے ہو" ہاں اللہ کی خوشنودی اور مخلوق سے بے نیازی میری جمع پونجی ہے ۔"

حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور رسول (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی رضا زندگی ایک عظیم سرمایہ ہے ——— یہ نہیں تو کچھ نہیں ——— اس لئے اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا ہے :-

---

[1] علی ہجویری ، کشف المحجوب ، ص ۸۱

[2] ایضاً ، ص ۲ ۷

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [۱]

"تیرے رب کی قسم! لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حکم بنائیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو ان کے درمیان پھوٹ پڑا ہو، پھر آپ جو فیصلہ کر دیں تو اس سے دل تنگی محسوس نہ کریں بلکہ دل و جان سے تسلیم کر لیں (اور راضی برضاءِ رسول رہیں)"

اور جس نے اللہ و رسول (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی خوشنودی و رضا کو سامنے رکھا تو اس کیلئے راحت ہی راحت ہے ——— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے:-

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ [۲]

"جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہا مانا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی نبیوں میں، صدیقوں میں، جاں نثاروں میں، نیکوکاروں میں ——— اور یہ رفیق و ساتھی کتنے اچھے ہیں، یہ محض اللہ ہی کا فضل ہے اور

---

[۱] القرآن الحکیم : سورۃ النساء ، ۶۵

[۲] ایضاً : ایضاً ، ۶۹

Marfat.com

خدائے علیم کافی ہے "

وقت آگیا ہے کہ ہم جرأت و ہمتِ مردانہ کے ساتھ آگے بڑھیں — اسی راہ پر چلیں جو رب العالمین اور رحمۃ للعالمین نے ہمارے لئے متعین کر دی ہے — اِدھر اُدھر نہ بھٹکیں — سیدھے چلتے چلے جائیں — ایک ایک سنت کو زندہ کرتے چلے جائیں — سنو سنو! وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدِ اهْتَدٰى (الحدیث) [1]

" ہر کام کا ایک شباب ہوتا ہے اور ہر شباب کا ایک انحطاط، تو جو انحطاط کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے تو ہدایت پائیگا "

اور ایک اور خوشخبری سنو! :-

اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ لَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ [2]

" جو شخص امتِ مسلمہ میں گڑبڑ کے وقت بھی میری سنت سے چمٹا رہا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا "

ثواب اپنی جگہ، سب سے بڑی سعادت تو خود اطاعت و بندگی ہے عاشق کو ثواب سے کیا علاقہ؟ [3]

---

[1] احمد رضا خاں : لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۶

[2] طبرانی کبیر : (بحوالہ " داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں "، ص ۵)

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سبھی کچھ مل جائے
سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

اور ایران کا ایک شاعر باباطاہر عریاں، زبانِ پہلوی میں کہتا ہے ؎

ہزاراں ملکِ عقبےٰ گر بدارم　　ہزاراں ملکِ دنیا گر بدارم
کہ بے روئے نہ آں را گر بدارم　　بورہ نہ دلبرم تاہانہ واثرم [1]

"دنیا اور آخرت کے ہزاروں جہان میری نظر میں ہیچ ہیں، اے محبوب! اگر تو آئے تو پیارے بتاؤں کہ تیری دید میسّر نہ آئے تو ان ہزاراں ہزار جہانوں کو لیکر میں کیا کروں؟"

چاہنے والے ثواب کو نہیں دیکھتے، دلِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں ——— ان کا ہر عمل دلداریٔ محبوب کے لئے ہے

——— یاد آیا ایک ایرانی، ایک مسلمان ہندوستانی شاعر مرزا قتیل (م ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء) کا غائبانہ طور پر دلدادہ ہو گیا ——— ذوق و شوق میں جب وہ ہندوستان آیا اور شاعر سے ملنے اس کے گھر پہنچا تو وہ داڑھی مونڈ رہا تھا، ایرانی ہکّا بکّا رہ گیا ——— پھر ان دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ دفترِ محبت کا ایک روشن باب ہے ——— سنئے! :-

ایرانی : آغا ریش می تراشی؟

(جناب! کیا آپ داڑھی مونڈ رہے ہیں؟)

---

[1] باباطاہر عریاں، دوبیتی نامہ، (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء)، ص ۸۲

Marfat.com

مرزا قتیل : بلے! موئے می تراشم وے دلِ کسے نمی خراشم!

(ہاں داڑھی مونڈ رہا ہوں، کسی کا دل تو نہیں چھیل رہا)

ایرانی : آرے، دلِ رسول اللہ می خراشی!

(ہاں ہاں تُو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل چھیل رہا ہے!)

یہ سننا تھا کہ شاعر غش کھا کر گر پڑا —— بہت دیر بعد جب ہوش آیا تو زبان پر یہ شعر تھا ؎

جزاک اللہ کہ چشم باز کردی
مرا با جانِ جاں ہمراز کردی

"خدا تجھ کو جزائے خیر دے کہ تو نے میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے محبوب کا راز دار بنا دیا"

میرے عزیزو اور میرے بزرگو! جب کبھی اپنا شیو بنایا کرو تو ایک لمحہ کے لئے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد کر لیا کرو —— شاید ان کی یاد تمہارے دل کی دبی چنگاری کو روشن کر دے اور عالمِ غیب سے آنے والی یہ صدا تمہارے دل تک پہنچ جائے —— کہنے والا کہہ رہا ہے —— تم کیا کر رہے ہو؟ —— اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دکھا رہے ہو —— ہائے تم کیا کر رہے ہو؟

Marfat.com

۱۴

اسلام اور شعارِ اسلام کی محبت نے اپنے تو اپنے، غیروں پر بھی اپنا اثر دکھایا ہے ــــــ تیسری صدی ہجری کے اواخر اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل کا ایک ایرانی جہاز ران بزرگ بن شہریار، اپنے سفرنامے "عجائب الهند" میں تاریخ اسلام کا ایک حیرت انگیز واقعہ نقل کرتا ہے ــــــ اس نے تین صدیاں گزر جانے کے باوجود سیرتِ فاروقی کے کرشموں کو بچشم خود دیکھا ــــــ اللہ اکبر! ــــــ پہلی صدی ہجری میں محبت کی جو لہر آئی، تین صدیاں اس کو زائل نہ کر سکیں ــــــ

بزرگ بن شہریار کہتا ہے کہ لنکا سے دو ہندو پہلی صدی ہجری کے اوائل میں مدینہ منورہ پہنچے جہاں انہوں نے جو کچھ دیکھا اور بزرگ بن شہریار نے جو کچھ سنا اور دیکھا، آپ بھی دیکھیں اور سنیں :-

وَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَوَصَفَ لَهُمْ تَوَاضُعَهٗ وَاِنَّهٗ كَانَ يَلْبَسُ مُرَقَّعَةً وَيَبِيْتُ فِي الْمَسَاجِدِ فَتَوَاضُعُهُمْ لِاَجْلِ مَا حَكَالَهُمْ ذٰلِكَ الْغُلَامُ لُبْسُهُمُ الثِّيَابَ الْمُرَقَّعَةَ

لِمَا ذُكِرَہٗ مِنْ لُبْسِ عُمَرَ الْمُرَقَّعَۃَ وَ مَحَبَّتِہِمْ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَمَیْلِہِمْ اِلَیْہِمْ لِمَا فِیْ قُلُوْبِہِمْ مِمَّا حَکَاہُ ذٰلِکَ الْغُلَامُ وَعَنْ عُمَرَ [1]

" اور انہوں نے بتایا کہ ان کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صحابی اور جانشین حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوئی ان کی خاکساری کا حال بھی بیان کیا کہ وہ پیوند لگے کپڑے پہنتے ہیں اور رات مسجد میں گزار دیتے ہیں، ان حالات کو سن کر لنکا والوں پر یہ اثر ہوا کہ یہ لوگ تواضع و انکساری کے لئے (حضرتِ عمر کی یاد میں) پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور مسلمانوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی طرف میلان رکھتے ہیں "

ایک گدڑی پوش جہاں بان و جہاں آرا کی سیرتِ مبارکہ کے اثرات آپ نے دیکھے؟ ——— ہندو ہوتے ہوئے انہوں نے فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ایک ایسی نشانی کو اپنے سینے سے لگایا جو کپڑوں کو خوبصورت نہیں بلکہ عیب دار بنا دیتی ہے ——— مگر محبت کا یہ کمال ہے کہ وہ محبوب کی ہر شے کو حسین بنا دیتی ہے ——— دل نسبتوں کو دیکھتا ہے، عقل نسبتوں کو نہیں دیکھتی ——— عقل کی بصارت محدود ہے ——— دل کی بصارت محدود نہیں، اس لئے جو دل پا جاتا ہے

---

[1] بزرگ بن شہریار : عجائب الہند (بحوالہ "ہندوستان عربوں کی نظر میں"، مرتبہ مسعود علی ندوی، مطبوعہ اعظم گڈھ ۱۹۶۰ء)، ص ۲۱۵

نوٹ :- لیڈن (ہالینڈ) سے ۱۸۸۶ء میں عجائب الہند کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا جو فان ڈر لیٹ نے کیا تھا۔ مسعود

Marfat.com

عقل نہیں پا سکتی ——— تو جب وہ ہندو ہو کر فاروقِ اعظم کی یاد میں اپنے کپڑوں کو پیوندوں سے سجا سکتے ہیں تو ہم مسلمان ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں داڑھیوں سے اپنے چہرے کیوں نہیں سجا سکتے ؟

ہمارے ایمان کی چنگاری راکھ میں دبی ہے ——— ہمت کرکے راکھ کے اس ڈھیر کو ہٹاؤ اور دنیا کو بتادو کہ ہم صرف نام کے مسلمان نہیں، ہم ان کی ہر ادا پر قربان ہیں ——— ہم محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فدا کار و جاں نثار ہیں ——— ہم مردہ نہیں، زندہ ہیں ——— ہم غافل نہیں، ہشیار ہیں ——— ہم بھول گئے تھے ——— ہماری فکر و نظر کو اغیار کی جادوگری نے بے اثر کر دیا تھا ——— لیکن اب جاگ گئے ہیں اور اس ساحری کے سارے اثرات ہماری قوتِ ایمانی سے بے اثر ہو گئے ———

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہٗ
پرنسپل
گورنمنٹ سائنس کالج سکرنڈ
(سندھ - پاکستان)

۱۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ
مطابق
۱۰؍ اپریل ۱۹۷۹ء

Marfat.com

Marfat.com

ماخذ و مراجع

Marfat.com

Marfat.com

مآخذ و مراجع

ابنِ حجر عسقلانی ، ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی (م ۸۵۲ھ) : فتح الباری

ابنِ سعد ، الطبقات الکبریٰ (مطبوعہ بیروت)

ابنِ ماجہ قزوینی ، امام عبداللہ محمد بن یزید ربعی (م ۲۷۳ھ) : سننِ ابنِ ماجہ

ابنِ نجیم مصری ، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد (م ۹۷۰ھ) : البحر الرائق

ابنِ ہمام سیواسی ، کمال الدین محمد بن عبدالواحد (م ۸۶۱ھ) : فتح القدیر (مطبوعہ مصر)

ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل : الہدایہ

احمد بن حنبل ، امام (م ۲۴۱ھ) : المسند

احمد رضا خاں بریلوی ، مولانا : لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ (۱۳۱۵ھ) ، (مطبوعہ لاہور)

باباطاہر عریاں (متوفی پانچویں صدی ہجری) : دوبیتی (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء)

بزرگ بن شہریار : عجائب الہند . (مطبوعہ لیڈن ۱۸۸۶ء)

البابرتی ، محمد بن محمود ، اکمل الدین (م ۷۸۶ھ) : شرح العنایہ علی الہدایہ

البخاری ، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل (م ۲۵۶ھ) : صحیح البخاری ، (مطبوعہ کراچی)

البیہقی ، ابوبکر احمد بن حسین بن علی (م ۴۵۸ھ) : شعب الایمان

الترمذی ، الامام الحافظ محمد بن عیسےٰ (م ۲۷۹ھ) : الجامع الصحیح

Marfat.com

السجستانی ، ابوداؤد بن سلیمان اشعث (م ۲۷۵ھ) : ابوداؤد

سلامت اللہ شاہ رامپوری ، مولانا : احکام الملۃ الحقۃ فی تفسیق قاطع اللحیہ ، (مطبوعہ لاہور)

الشیبانی ، امام ابوعبداللہ محمد بن حسین (م ۱۸۹ھ) : کتاب الآثار

الطبرانی ، ابوالقاسم سلیمان بن احمد (م ۳۶۰ھ) : معجم کبیر

الطحاوی ، ابوجعفر احمد محمد الحنفی (م ۳۲۱ھ) : شرح معانی الآثار

ظاہر شاہ میاں ، مولانا : داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں ، (مطبوعہ پشاور)

عبدالحق محدث دہلوی ، شیخ (م ۱۰۵۲ھ) : لمعات شرح مشکوٰۃ

عبدالقیوم ندوی ، مولانا : خطباتِ نبوی ، (مطبوعہ لاہور)

عبداللہ بن محمد الحسینی ، سید جمال الدین : شرح العباب

علی قاری ، ملّا : مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

علی زادہ ، سید : شرح شرعۃ الاسلام

علی ہجویری ، سید : کشف المحجوب ، (مطبوعہ لاہور ۱۹۲۳ء)

عیاض بن موسیٰ ، قاضی : کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ ، (مطبوعہ قاہرہ)

العینی ، بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد (م ۸۵۵ھ) : شرح صحیح البخاری

الفرغانی ، ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل (م ۵۹۳ھ) : الھدایہ شرح البدایہ

القرشی ، عبدالقادر محمد : شرح معانی الآثار

القسطلانی ، شہاب الدین احمد بن محمد خطیب شافعی (م ۹۲۳ھ) : شرح البخاری

القشیری ، ابوالحسین عساکر الدین مسلم بن حجاج (م ۲۶۱ھ) : صحیح مسلم ، (مطبوعہ کراچی)

مالک بن انس ، امام ابوعبداللہ (م ۱۷۹ھ) : مؤطا ، (مطبوعہ دہلی)

Marfat.com

محمد بن محمد غزالی ، امام ابو حامد (م ۵۰۵ھ) : احیاء علوم الدین

محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ (شرح شمائل محمدی للامام ابی عیسٰی الترمذی) (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء)

محمد زکریا ، مولانا : داڑھی کی شرعی اہمیت ، (مطبوعہ کراچی)

محمد علاؤ الدین الحنفی الحصکفی (م ۱۰۸۸ھ) : در المختار فی شرح تنویر الابصار

محمد فیض احمد اویسی ، ابو صالح مولانا : نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، (مطبوعہ لاہور)

محی الدین عبد القادر ، شیخ : الغنیۃ لطالبی طریق الحق ، (مطبوعہ قاہرہ)

مسعود علی ندوی : ہندوستان عربوں کی نظر میں ، (مطبوعہ اعظم گڈھ ۱۹۶۰ء)

میرٹھی ، مولانا : داڑھی کی قدر و قیمت ، (مطبوعہ میرٹھ ۱۳۵۸ھ)

النسائی ، الحافظ احمد بن علی (م ۳۰۳ھ) : سنن نسائی ، (مطبوعہ کراچی)

ہنز کرہ یوزہ ، ڈاکٹر : دی فاؤنڈیشن آف انٹرنیشنل اسلامک جیورس پروڈنس (مطبوعہ کراچی)

Marfat.com

اختتامیہ

داڑھی غازۂ روئے حیات، ارشادِ خالقِ حیات اور آرزوئے جمالِ حیات ہے ——— اس کے بننے، بگڑنے کی تاریخ غالباً اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی تاریخ ——— مگر جس کثرت سے گزشتہ اور موجودہ صدیوں میں بگاڑ پیدا ہوا ہے، شاید ہی تاریخ کے کسی دور میں ہوا ہو ——— اس کے بہت سے تہذیبی، تمدنی، سیاسی، معاشی اور تاریخی عوامل ہیں ——— اس صورتِ حال نے دردمندوں کو ہشیار کیا اور انہوں نے مختلف مضامین و رسائل لکھ کر مسلمانوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کیا ——— ان رسائل میں مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں :-

۱۔ مجموعۃ الفتاویٰ فی تفسیق من یحلق اللحیۃ او یقص عن القبضۃ

۲۔ التصریح المنقّٰی فی احکام اعفاء اللحی

۳۔ ھدیۃ اولی النھیٰ فی تحقیق مسئلۃ اللحے

۴۔ لمعۃ الضحےٰ فی اعفاء اللحے (مولانا احمد رضا خاں بریلوی)

۵۔ احکام الملۃ الحقۃ فی تفسیق قاطع اللحیہ (شاہ سلامت اللہ رام پوری)

۶۔ احکام الجلی فی احکام اللحے (شاہ سلامت اللہ رام پوری)

۷۔ داڑھی کی قدر و قیمت (مولانا میرو تی)

۸۔ اصلاح الرسوم (مولانا اشرف علی تھانوی)

Marfat.com

۹۔ داڑھی کی قدرافزا اقدار (مولانا عاشق الٰہی میرٹھی)

۱۰۔ فلسفۂ داڑھی (مولانا حسین احمد)

۱۱۔ داڑھی اور سنتِ انبیاء (مولانا سعید احمد پالن پوری)

۱۲۔ داڑھی کی شرعی حیثیت (قاری محمد طیب دیوبندی)

۱۳۔ داڑھی کی شرعی اہمیت (مولانا محمد زکریا)

۱۴۔ داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں (مولانا طاہر شاہ سواتی)

۱۵۔ نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم (مولانا محمد فیض احمد اویسی)

۱۶۔ الحجۃ فی مسئلۃ اللحیہ (مولانا زید ابوالحسن فاروقی)

مندرجہ بالا رسائل میں سے چند رسائل فقیر کی نظر سے گزرے، بالعموم رسائل کا انداز فقیہانہ اور عالمانہ ہے، عارفانہ انداز نظر نہ آیا، اصلاح حال کے لئے عارفانہ اندازِ تفہیم زیادہ مؤثر اور مفید ثابت ہو سکتا ہے —— دلوں کا حال یہ ہے کہ اب ڈرانے سے کوئی نہیں ڈرتا —— شریعت کی وعیدیں سن سن کر طبیعت میں نرمی کے بجائے سختی پیدا ہونے لگی، اس لئے فقیر نے یہی مناسب سمجھا کہ رب العالمین کی وہی بات سنائی جائے جس میں ربوبیت کی شانِ شفقت نظر آتی ہو اور رحمۃ للعالمین کی وہی بات بتائی جائے جس میں شانِ رحمت کی جھلک ہو اور وہ انداز اختیار کیا جائے جس سے دلوں میں رغبت پیدا ہو، جس میں جلال پر جمال غالب ہو ——

اللہ تعالیٰ فقیر کی اس کوشش کو قبول فرما کر دلوں کو سنتِ رسول (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی طرف پھیر دے اور پھر معاشرے میں وہ سماں بندھ جائے کہ دیکھ دیکھ کر دورِ نبوی کی یاد تازہ ہو جائے، آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

Marfat.com

اس مقالے کی ترتیب و تدوین میں مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، مولانا ابوالخیر محمد زبیر (رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، حیدرآباد، سندھ)، مولانا حافظ عبدالستار صاحب (لاہور) اور دوسرے بہت سے احباب نے تعاون کیا، فقیر ان سب کا تہ دل سے ممنون ہے ۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج
سکرنڈ (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۲۶ ر ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۷ ر نومبر ۱۹۷۹ء

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

321

دینی پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی

Marfat.com